١٣٢٨هـ

خالص الإعتقاد

مع مقدمة: رماح القهار على كفر الكفار

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۱۹۰	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۹

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI رضا PRESS

www.alahazratnetwork.org

رماح القہار علی کفر الکفار ۱۳۲۸ھ

(قہار کا نیزہ مارنا کافروں کے کفر پر)

(تمہیدِ خالص الاعتقاد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ھادی القلوب وافضل الصلوٰۃ والسلام علی النبی المطلع علی الغیوب المنزہ من جمیع النقائص والعیوب وعلی الہ و صحبہ المطھرین من الذنوب القاھرین علی کل شقی مفتر کذوب صلوٰۃ وسلاما یتجددان بکل طلوع وغروب۔

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جو دلوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ اور افضل درود و سلام اس نبی کریم پر جو تمام غیبوں پر آگاہ اور تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر جو گناہوں سے محفوظ اور ہر بدبخت افترا پرداز (جھوٹے) پر غالب ہیں ایسا درود و سلام جو ہر طلوع و غروب کے ساتھ متجدد ہوتا رہتا ہے۔ (ت)

اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُن کا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان اپنے وسوسے شوشے کچھ ڈالتی بھی ہے تو ہرگز اس پر اعتماد نہیں کرتے کہ ان کے

www.alahazratnetwork.org

رب نے فرمادیا ہے:

ان جاء فاسق بنبأ فتبینوا[1] — اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو فوراً تحقیق کرلو بے تحقیق اعتبار نہ کربیٹھو۔

پھر جب امرِ حق اپنی جھلک انھیں دکھاتا ہے فوراً ان کا وہ حال ہوتا ہے جو ان کے رب نے فرمایا،

ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون[2] — بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (ت)

معًا ہوشیار ہوجاتے اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ابلیس لعین کی ذریت نے جو پردہ ڈالنا چاہا تھا دھواں بن کر اُڑجاتا اور آفتابِ حق اپنی نورانی کرنوں سے شعاعیں ڈالتا چمک آتا ہے۔ وہابیہ خذلھم اللہ تعالٰی نے جب اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین و تکذیب اُس حد تک پہنچائی کہ ابلیس لعین کی ہزارہا سال کی کمائی پر فوق لے گئی ادھر اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے بندہ عالم اہلسنت مجدد دین وملت دام ظلہم الاقدس کو اُن خبثا کی سرکوبی پر مقرر فرمایا، الحمدللہ سرکوبی بھی وہ فرمائی جس سے عرب وعجم گونج اُٹھے، اکابر علمائے کرام حرمین شریفین نے ان شیاطین کے اقوال تکذیب وتوہین پر اُن کو کافر مرتد زندیق ملحد لکھا اور صاف فرمادیا کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[3] جو ایسوں کے ان اقوال پر مطلع ہوکر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انھیں طرح کافر ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کی عزت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت کو ہلکا جانا اُن کے بدگویوں کو کافر نہ مانا، الحمدللہ یہ مبارک فتوٰی مسمّٰی بہ حسام الحرمین علٰی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ) ایسا بے نظیر مرتب ہوا جس نے وہابیت کے دلوں میں رعب، قلعوں میں زلزلے ڈال دیئے۔ پھر نفیس و بے مثال تمہید ایمان بآیات قرآن (۱۳۲۶ھ) اس محمدی خنجر پر اور الٰہی صیقل ہوئی جس نے خدا اور رسول کے دشنام دہندوں کے سب حیلے مٹادیئے اور صاف صاف صرف قرآن عظیم کی آیتوں نے اُن پر حکم کفر لگادیئے۔ کافروں کے پاس اس کے

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۶

[2] " ۷/ ۲۰۱

[3] حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مطبع اہلسنت وجماعت بریلی ص ۹۴

www.alahazratnetwork.org

جواب کیا ہوتے اور بے توفیقِ الٰہی توبہ کیونکر کرتے ناچار مکر و فریب، جھوٹ، کذب، تہمت، افترا، بہتان، گالیوں، ہذیانوں پر اُترے جو عاجزوں کی پچھلی تدبیر ہے خادمانِ سنت نے گالیوں سے اعراض اور اپنی ذات سے متعلق تہمتوں افتراؤں سے بھی اغماض ہی کیا، باقی دھوکے بازیوں کے جواب ظفر الدین الجید و کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکانِ جانگداز و ضروری نوٹس و نیا زمانہ و کشفِ راز وغیرہا رسائل و اعلانات سے دیتے رہے ان رسالوں اشتہاروں کے جواب سے کفر پارٹی نے پھر ایک کان گونگا ایک بہرا رکھا اصلاً کسی بات کا جواب نہ دیا اور اپنی ٹائیں ٹائیں سے باز بھی نہ آئی۔ جب دیکھا کہ یوں کام نہیں چلتا بالآخر مرتا کیا نہ کرتا پارٹی نے **دو تدبیریں** وہ بے مثال سوچیں کہ ابلیس لعین بھی عش عش کر گیا کان ٹیک دیے ان کے حسنِ پرغش کر گیا۔

تدبیر اوّل معارضہ بالمثل یعنی علمائے اسلام نے کفر پارٹی کے کفر پر حرمین طیبین کا فتوٰی شائع فرمایا تمام اسلامی دُنیا میں کفر پارٹی ملعونہ پر تھو تھو ہو رہی ہے، پارٹی کے رنگ فق ہوئے، جگر شق ہوئے، دَم اُلٹ گئے، کلیجے پھٹ گئے مگر قہر قہار کا کیا جواب۔ اچھا اس کا جواب نہیں ہو سکتا تو لاؤ جاہلوں کے پھسلانے احمقوں کے بہکانے کو انوکھے افترا کے پاپڑ بیلیں، معارضہ بالمثل کا جُل کھیلیں یعنی پارٹی نے تو **ضروریاتِ دین کا انکار** کیا ہے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے، ختمِ نبوت کا بکھیڑا اکھیڑا ہے، نئی نبوتوں کا راگ چھیڑا ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم سے کہیں اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو بڑھایا ہے، کہیں پاگلوں چوپایوں کے علم کو علمِ اقدس کے مثل بنایا ہے، شیطان لعین کو خدا کی صفت میں شریک ٹھہرایا ہے، ان باتوں پر علمائے اسلام سے کفر و ارتداد کا حکم پایا ہے، دیکھو کسی نزعی اختلافی مسئلے میں عرب کے کسی مفتی کو ان علمائے کرام سے خلاف ہو تو اس کے متعلق کچھ لکھوائیں اور اس میں گھناؤنی تہمتیں گندے افترا اپنی طرف سے ملائیں، اور بایں ہمہ حکم من مانتا نہ ملے تو حکم بھی جی سے نکال لیں افترا کی مشین تو گھر میں چل رہی ہے خانگی سانچے میں ڈھال لیں۔ بس نام کو کہیں بُوئے خلاف ملنی چاہیے، پھر کیا ہے ابلیس دے اور ذریت لے، سوچتے سوچتے ایک مسئلہ علم خمس کا ملا جس میں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی برزنجی صاحب کو شبہ تھا اور ایک انھیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے اکثر ظاہرین جانبِ انکار رہے اور اولیائے عظام اور ان کے غلام علمائے کرام جانب اثبات و اقرار رہے۔ ایسے مسئلے میں کسی طرف تکفیر چہ معنے، تضلیل کیسی، تفسیق بھی نہیں ہو سکتی۔ **مسلمانو!** مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک ضروریاتِ دین اُن کا منکر بلکہ اُن میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ

www.alahazratnetwork.org

جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

دوم ضروریات عقائد اہلسنت، ان کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے۔

سوم وہ مسائل کہ علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ ہوں اُن میں کسی طرف تکفیر و تضلیل ممکن نہیں۔

یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے اُسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلیداً کہ اُسے اپنے نزدیک اکثر علما یا اپنے معتمد علیہم کا قول پایا۔ کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اللہ عزوجل کے لئے ید و عین کا مسئلہ۔ قال اللہ تعالٰی، ید اللہ فوق ایدیھم[1] (اللہ تعالٰی نے فرمایا، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ت) وقال تعالٰی، ولتصنع علٰی عینی[2] (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا، اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔ ت) ید ہاتھ کو کہتے ہیں، عین آنکھ کو۔ اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لئے ہیں وہ قطعاً کافر ہے اللہ عزوجل کا ایسے ید و عین سے پاک ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اور جو کہے کہ اس کے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام، بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزہ ہیں وہ گمراہ بد دین کہ اللہ عزوجل کا جسم و جسمانیات سے مطلقاً پاک و منزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت و جماعت سے ہے، اور جو کہے کہ اللہ عزوجل کے لئے ید و عین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و مبرا ہیں وہ اُس کی صفاتِ قدیمہ ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے نہ اُن میں تاویل کریں وہ قطعاً مسلم سُنّی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ یہ عدم تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہے متاخرین نے تاویل اختیار کی پھر اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجرا علی المظاہر بمعنی مذکور کرتے ہیں جس کا حاصل صرف اتنا کہ اٰمنا بہ کل من عند ربنا[3] (ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ ت) بعینہٖ یہی حالت **مسئلہ علم غیب** کی ہے، اس میں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں،

(۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اُس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔

(۳) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۸/ ۱۰ [2] القرآن الکریم ۲۰/ ۳۹

[3] " ۳/ ۷

www.alahazratnetwork.org

علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

(۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لئے نہیں ہوسکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے۔

(۵) زید و عمرو ہر بچے، پاگل، چوپائے کو علمِ غیب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور کُھلا کُفر ہے، یہ سب مسائل ضروریاتِ دین سے ہیں اور اُن کا منکر ان میں ادنےٰ شک لانے والا قطعاً کافر۔

یہ قسمِ اول ہوئی۔

(۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالےٰ ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ معتزلہ خذلہم اللہ تعالےٰ کہ صرف رسولوں کیلئے **اطلاع غیب** مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا علومِ غیب کا اصلاً حصہ نہیں مانتے گمراہ و مبتدع ہیں۔

(۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم کو غیوبِ خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزار ہا احادیث متواترۃ المعنےٰ کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے۔ یہ قسمِ دوم ہوئی۔

(۸) رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تعیینِ وقتِ قیامت کا بھی علم ملا۔

(۹) حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔

(۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح یا بجملہ روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام ماکان و مایکون مندرجہ لوحِ محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افرادِ خمس داخل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعیینِ وقت بھی درجِ لوح ہے تو اسے بھی شامل، ورنہ دونوں احتمال حاصل۔

(۱۱) حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حقیقتِ روح کا بھی علم ہے۔

(۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسمِ سوم سے ہیں کہ ان میں خود علماء و ائمہ اہلِ سنت مختلف رہے ہیں جس کا بیان بعونہٖ تعالےٰ عنقریب واضح ہوگا ان میں مثبت و نافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہوسکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان

www.alahazratnetwork.org

رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار اُس مرض قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالٰی کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص وکمی کی راہ چلتے ہیں فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولاھل السنۃ من اللہ احمد رضا آمین! (ان کے دلوں میں بیماری ہے ان کی بیماری اور بڑھ گئی اور اہل سنت کیلئے اللہ تعالٰی کی طرف سے بہترین رضا ہو، آمین! ۔ ت)

وہابیہ کی مکّاریاں

اب وہابیہ کی مکّاریاں دیکھئے،

اوّلاً جب انھیں معلوم ہُوا کہ سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ کو باتباع اہل ظاہر بعض مسائل قسم سوم میں خلاف ہے، خبثاء کا اپنا خلاف تو مسائل قسم اول میں تھا انکار ضروریاتِ دین و توہینِ حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کرکے خود انھیں مفتی شافعیہ وجملہ مفتیانِ کرام ہردو حرم محترم کے روشن فتووں سے کافر مرتد مستحقِ لعنتِ ابد ٹھہر چکے تھے جھٹ سب سے ہلکی قسم سوم میں خلاف لاڈالا۔ دو فائدے سوچ کر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہلسنّت کا خلافیہ ہے تو ادھر بھی عباراتِ علماء مل جائیں گی ناواقفوں کے سامنے غُل مچانے کی گنجائش تو ہوگی دوسرے سب سے بڑا جُل یہ کہ مفتی صاحب سے کوئی تحریر ہاتھ آسکے گی جسے بزورِ زبان وزورِ بہتان حسام الحرمین کا معاوضہ ٹھہرا سکیں اور گلے پھاڑ کر چیخنا شروع کیا کہ علمِ غیب میں مناظرہ کرلو۔ ہیے کی پھوٹوں سے کہئے کہ مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں، خبیثو! تم اُن کے منکر ہوکر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہو، انھیں چھوڑ کر سب سے ہلکے مسائل قسم سوم کی طرف کہاں رمے جاتے ہو جو خود ہم اہلسنت کے خلافیہ ہیں، پہلے مسلمان تو ہولو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑو، اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذ اللہ اللہ عزوجل کے لئے ہمارے ہی سے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، گوشت پوست، استخواں سے مرکب مانے۔ اور جب اہلِ اسلام اس کی تکفیر کریں تو بید و عین میں مسئلہ خلافیہ تاویل وتفویض میں بحث کی آڑ لے، اس سے یہی کہا جائے گا کہ ابلیس کے مسخرے تو تو صراحۃً اُس قدوس متعالی عزجلالہ کو اپنا سا جسم مان کر کافر ہوچکا ہے تجھ سے اور اس مسئلہ خلافیہ اہلسنّت سے کیا علاقہ۔ دجّال کے گدھے پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو۔ پھر تفویض وتاویل پوچھیو۔ مسلمانو! ان خبثاء کے علمِ غیب رٹنے کا یہ حاصل ہے تعسا لھم واضل

www.alahazratnetwork.org

27 اعمالہم (ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے۔ ت)۔

ثانیاً پیش خویش یہ منصوبے گانٹھ کر ایک مقہور مخصوم آثم ماثوم زنگی کافور موسوم کو (کہ مکہ معظمہ میں بعون اللہ تعالٰی خائب وخاسر وذلیل ومخصوم ہوچکا تھا یہاں تک کہ علمائے کرام حرم شریف نے اُس کا نام ہی بدل کر مخصوم رکھ دیا تھا) متعین کیا کہ مکہ معظمہ میں تو چھل پیچ نہ چلا مجدد دین وملت کے انوار علم نے حرم شریف کے کُوچے کو جگمگا دیا ہے یہاں کے علمائے کرام بعون الملک العلام فریب میں نہ آئیں گے سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں ہنوز الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ (۱۳۲۳ھ) کا آفتاب طالع نہیں ہوا اور مفتی شافعیہ کو خمس میں اشتباہ ہے ہی وہاں جُل کھیلیں۔ مخصوم ماثوم ہے، ذی ہوش سمجھا کہ اس قدر سے اپنے جگری چھپتوں کفر وارتداد کی مصیبت بیتوں کے اندرونی گھرے زخم جانکاہ کا کیا مرہم ہوگا کہ مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہے بڑھ سے بڑھ اتنا ہوگا کہ مفتی صاحب اپنا قول مختار لکھ دیں اور دوسرے قول کو خلافِ تحقیق بتائیں، یہ تو ائمہ وعلماء میں صحابہ کرام کے وقت سے آج تک برابر ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا اس سے کیا کام چلے گا، لہذا اس میں یہ نمک مرچ ملائے گئے کہ اعلٰحضرت مجدد دین وملت نے اپنے رسالہ میں علم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سوا علوم ذات وصفاتِ الٰہی کے جملہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہیہ بالفعل کو بتفصیل تام محیط ٹھہرایا اور اس احاطہ میں علم الٰہی وعلم نبوی میں صرف قِدم وحدوث کا فرق بتایا ہے **مفتریوں پر کمال قہرِ الٰہی** کا ثمرہ یہ کریہ من گھڑت باتیں رسالہ اعلٰحضرت کی طرف نسبت کیں جس میں صراحۃً ان اباطیل کا روشن رَد ہے جس کا ذکر بعونہ تعالٰی عنقریب آتا ہے رسالے میں اگر ان باتوں کی نسبت ہاں نہ، کچھ نہ ہوتا تو اُن کا اس کی طرف منسوب کرنا سخت خبیث افترا تھا نہ کہ رسالے میں بتصریح نام روشن وواضح طور پر جن باتوں کا رَد ہو اُنھیں کو اسکی طرف نسبت کردیا جائے اس کی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون کہے قرآن عظیم میں عیسٰے مسیح کو خدا لکھا ہے ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔[1] (بے شک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ ت) اس سے یہی کہا جائے گا کہ او ملعون مجنون ابلیس کے مفتون سوچ کہ قرآن عظیم میں ایسا فرمایا ہے یا اس کا رَد ارشاد ہُوا ہے کہ:

عہ ماثوم مجرم سزا یافتہ کہ خدائے کیفر کردارش بکنارش نہاد ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۵/ ۱۷

www.alahazratnetwork.org

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم و امہ و من فی الارض جمیعا[1]

بیشک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں تم فرمادو کہ کسی کو اللہ پر کچھ اختیار ہے اگر وہ مسیح ابنِ مریم اور اُن کی ماں اور تمام اہل زمین کو فنا کردینا چاہے۔

27
27

اعلٰحضرت نے یہ مبارک رسالہ مکہ معظمہ میں تصنیف فرمایا اکابر علمائے مکہ نے خواہشیں کرکے اسکی نقلیں لیں اس رسالہ کی قسم اول جناب مفتی برزنجی صاحب نے پڑھوا کر سُنی حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ زنہار معقول ومقبول نہیں کہ معاذ اللہ خود حضرت ممدوح ایسے اخبث انجس افترائے ملعون تراشیں یا اُن کا تراشنا روا رکھیں بلکہ ضرور ضرور ان دل کے اندھوں نے اس مقدس مفتی کی ظاہری نابینائی سے فائدہ اٹھایا اور کوئی نہ کوئی کارروائی دھوکے فریب یا تحریف تصحیف کی عمل میں لائی گئی۔ انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون[2] (افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ ت) اپنے پرانوں المرجفون فی المدینۃ[3] (مدینہ میں جھوٹ اڑانے والوں۔ ت) کا ترکہ پایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[4] (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)۔

ثالثاً خبثائے کھایا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ مفتی صاحب نے ان افترائی اقوال پر بھی اتنا ہی حکم دیا کہ غلط اور تفسیر قرآن پر بے دلیل جرأت ہے اشقیاء کے طائفہ بھر کی چھاتیاں پھٹ گئیں کہ ہائے ہائے رسول کے شہر میں خدا کا قہر سر پر اوڑھا اور کچھ کام نہ چلا۔ اب رامپور، بریلی، دیوبند، تھانہ بھون، انبٹھہ، گنگوہ، دہلی، پنجاب وغیرہا کے سب پنج عیب جڑ جڑا کر کمیٹیاں ہوئیں اور رائے پاس ہوئی کہ ابلیسی مسخرو! تم اور غم کرو۔ ارے افترا کی مشین تو تمہارے گھر چل رہی ہے، مجددِ ملت پر افترا جوڑے تھے حضرت مفتی صاحب پر جوڑتے ہوئے کیوں مرے جاتے ہو بنا بر آں پہلے افترا میں وہ جو علوم ذات و صفاتِ الٰہی کا استثناء رکھا تھا اب اپنے ہی چھپے ہوئے رسالے غایۃ المامول سے اُسے بھی اُڑا دیا جناب منور علی رامپوری اینڈ کو جو اس رسالہ غایۃ المامول کے لانے والے چھاپنے والے ہیں مسلمان سب سے پہلے انھیں کی دن دہاڑے چوری اور سرزوری ملاحظہ فرمائیں۔ رسالے کے صفحہ ۲ پر مفتی صاحب

---

[1] القرآن الکریم ۵/۱۷
[2] " ۱۶/۱۰۵
[3] " ۳۳/۶۰
[4] " ۲۶/۲۲۷

www.alahazratnetwork.org

کی طرف منسوب عبارت تو یہ چھاپی،

ذھب فیھا ای صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علمہ محیط بکل شئ حتی المغیبات الخمس وانہ لایستثنی من ذلک الا العلم المتعلق بذات اللہ تعالٰی وصفاتہ۔

اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم ہر شئے کو محیط ہے حتی کہ مغیباتِ خمسہ کو بھی۔ اور وہ اللہ تعالٰی کی ذات وصفات سے متعلق علم کے سوا کسی علم کو اس سے مستثنٰی نہیں کرتا۔ (ت)

جس میں علم متعلق بذاتِ الٰہی وصفاتِ الٰہی کا صریح استثناء موجود ہے اور اس عبارت کے منگھڑت خلاصہ کا ترجمہ آخر کتاب میں یوں چھاپا کہ "رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے جیسے اللہ تعالٰی کا اور آپ کے علم اور اللہ تعالٰی کے علم میں کوئی فرق نہیں سوائے حدوث وقدم کے۔" ملاحظہ ہو کہ وُہ علم ذات وصفات کا استثناء یک لخت اڑ گیا۔ اور بلا استثناء جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم نبوی محیط ماننے کا بہتان جڑ گیا۔ بیچارے بد دین لوگ اکثر افتراء گانٹھا کرتے ہیں اس کا کچھ گلہ نہیں مگر

ع چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

(چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ رکھتا ہے۔ ت)

کا سماں اور ہی مزہ رکھتا ہے۔ جس کتاب میں تحریف کریں اسی کے ساتھ اسی کی پُشت پر چھاپ دیں اور پھر سرِ بازار مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں۔ تف تف تف تف سے کیا ہوتا ہے جب خدا کی لعنت ہی کا خوف نہیں پھرا۔ پھر اس چالبازی کی کیا شکایت کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی العلنی علی رسالۃ ذھب فیھا، جس کا صاف مفاد یہ کہ یہ مضمون اس رسالہ کا ہے، حالانکہ رسالہ میں اس کا صاف رَد لکھا ہے، اور باطنی طائفہ نجدیت کے امام معصوم سفلی آسمان کذب وافترا کے بدر منور اس کا ترجمہ یوں گانٹھتے ہیں: "اپنے دوسرے رسالہ علم غیب کی مجھ کو خبر دی اور اس کا یہ مدعا بیان کیا" یعنی یہ مدعا زبانی بیان میں تھا نہ کہ رسالہ میں تاکہ کوئی رسالہ کا تپانچہ دے کر جھوٹ بکنے والا لوٹ دے کہ مفتری رسالہ میں یہ قول لکھا ہے یا اس کا رَد کیا ہے۔ پھر اس ننھی سی کتر بیونت کا کیا گلہ کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی فلم ال جھدا فی بیان ان الآیۃ المذکورۃ لاتدل علی مدعاہ دلالۃ قطعیۃ

ع اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم میں

www.alahazratnetwork.org

جس کا صاف ترجمہ یہ ہے کہ میں نے اپنی چلتی اس بیان میں کمی نہ کی کہ آیت اُن کے دعوٰی پر ایسی دلالت نہیں کرتی جو یقینی قطعی ہو۔ اب قصرِ وہابیت کے منور محل کا چمکتا ترجمہ سُنئے۔ آیت مذکورہ تمھارے دعوٰی کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ کہاں نفی تیقن کہ یقینی طور پر اثبات نہیں اور کہاں استحالہ کی دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ دو سطر کے ترجمہ میں یہ ڈھٹائیاں اور واں گھائیاں یہ دلربائیاں اور پھر دین و دیانت کا دعوٰی برقرار، ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز (بی بی تمیز کے محکم مضبوط وضو کی طرح۔ ت)

پھر یہ شرمیلی جھانولی تو خاص انعام دینے کے قابل کہ اسی صفحہ ۳ عبارت مفتی صاحب میں قادیانی، پھر طائفہ امیریہ امیر حسن سہسوانی، پھر طائفہ نذیریہ نذیر حسین دہلوی، پھر طائفہ قاسمیہ قاسم نانوتوی، پھر رشید احمد گنگوہی، پھر اشرف علی تھانوی، یہ سارے کے سارے نام بنام مذکور تھے اور ان سب پر جبکہ وہ اقوال ان کے ہوں احکام کفر و ضلال مسطور تھے، تنِ وہابیت کی منور جان جو سرمائی نظروں سے اس کے ترجمہ پر آئیں تو یوں جھلک دے کر الوپ ہوجائیں کہ ہندوستان میں کچھ لوگ گمراہ اور اہلِ کفر ہیں جو ایسا ایسا کہتے ہیں منجملہ ان کے غلام احمد قادیانی وغیرہ وغیرہ۔ ملاحظہ ہو اپنے پانچوں کو کیا وغیرہ وغیرہ کے پردے میں بٹھایا، وغیرہ کی خاک ڈال کر بلی کی طرح چھپایا ہے غرض ؎

عیار ہو مکار ہو جو آج ہو تم ہو
بندے ہو مگر خوفِ خدا نہیں رکھتے

ارے بیباک! کیا کہنا ہے تیری اس وغیرہ کا
یہی پردہ ہے سارے اَیر غیرا نتھو خیرا کا

بریلی کے وہابیہ بھی انھیں حضرت کی چال پر پھول کر اپنی بتیاں والی تحریر سر بازار تشہیر کرا بیٹھے۔ مسلمانوں نے پانسو روپے انعام کا اشتہار دیا اگر ایک ہفتہ میں اپنے افتراؤں کا ثبوت دے دیں۔ میعاد گزری اور اس سے دو چند زمانہ گزرا، اور پھر سہ چند تک نوبت پہنچی مگر کسی مفتری کذاب کے لب نہ کھلے فبہت الذی کفر، واللہ لایھدی القوم الظالمین[1] تو ہوش اڑ گئے کافر کے، اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔ ت)۔ بیس روز بعد بعض بے حیا پردہ نشینوں نے کسی اپنے سعید کی فرضی آڑ سے دیوبندی کمیٹیوں کا نتیجہ چھاپا۔ پہلے دو اندھیر تھے تو اس میں افترا بر افترا، افترا بر افترا کے ڈھیر تھے اور واقعی کوئی

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۸

www.alahazratnetwork.org

ملعون طائفہ اپنے لعنتی افتراؤں کا ثبوت کہاں سے لائے سوا اس کے کہ لعنتوں پر لعنت، غضبوں پر غضب اوڑھے۔ اس پر مسلمانوں نے العذاب البئیس علی انجس حلائل ابلیس ان پر نازل کیا اور تین ہزار روپے کا اعلان دیا اور ان کی مہلت تین ہفتے کردی اور برسم شہادت ان کے الفاظ کی ٹوکری در بھنگی وغیرہ سب کے ظاہر پیر تھانوی صاحب کے سر دھر دی، اگرچہ برسوں کا تجربہ شاہد ہے کہ وہ نین توڑے دیکھ کر بھی لب نہ کھولیں گے، اُن کی مُہر دہن جب ٹوٹے کہ کچھ گنجائش سوجھے، خیر ایک تدبیر تو کفر پارٹی کی یہ تھی۔ دوسری تدبیر لعنتِ تحیر اشد ملعونی کی بولتی تصویر فلک شیطنت کی بدر منیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر اللہ و رسول پر حملہ کے لئے کفر پارٹی کی ننگی شمشیر، یعنی رسالہ ملعون و شقی ظلماً مسمّٰی سیف النقی۔ اس خبیثہ ملعونہ رسالہ نے وہ طرز اختیار کی کہ وہابیہ خذلہم اللہ تعالٰی پر سے ۳۵ برس کا قرضہ ایک دم میں اُتروا دے۔ آستانہ علویہ رضویہ سے پینتیس ۳۵ سال کامل ہوئے کہ وہابیہ کا رَد اشاعت پا رہا ہے اور آج تک بفضلہٖ وہاب جل وعلا لاجواب رہا ہے۔ کسی گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی، دیوبندی، دہلوی، امرتسری کو تاب نہ ہوئی کہ ایک حرف کا جواب لکھیں اور جب مطالبہ جواب کتب کا نام آیا ہے، متکلمین طائفہ نے جو مناظرہ رٹ رہے ہیں وہ وہ چک پھیریاں لیں، وہ وہ اڑان گھاٹیاں دکھائیں جن کا بیان رسالہ الاستمتاع بذوات القناع سے ظاہر شریفہ ظریفہ رشیدہ رسیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے ان کے ادبار پر وضیق کو ایسی فراخی حوصلہ کی لے سکھائی ہے کہ چاہیں تو ایک ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ایک ایک کتاب کا جواب لکھ دیں، اور وہ بھی بے مثل و لاجواب لکھ دیں یعنی خصم کا جو قول چاہیں نقل کریں اور اس کے مخالف جتنی عبارات چاہیں خصم کے آباء و اجداد و مشائخ کی طرف سے گھڑ لیں اور ان کی تصانیف کے نام بھی تراش لیں، ان کے مطبع بھی اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیں اور سر بازار بکمال حیا آنکھیں دکھانے کو ہو جائیں کہ تم تو کہتے ہو اور تمہارے والد ماجد اس کے خلاف فلاں کتاب میں یوں فرماتے ہیں، تمہارے جد امجد کا فلاں کتاب میں یہ ارشاد ہے، فلاں مشائخ کرام فلاں فلاں کتاب میں یوں فرما گئے ہیں، ان کتابوں کے یہ یہ نام ہیں، فلاں فلاں مطبع میں چھپی، ان کے فلاں فلاں صفحہ پر یہ عبارات ہیں، کہئے اس سے بڑھ کر پکا اور کامل ثبوت اور کیا ہوگا، اور بعنایتِ الٰہی حقیقت دیکھئے تو ان کتابوں کا اصلاً کہیں رُوئے زمین پر نام و نشان نہیں، نری من گھڑت خیالی تراشیدہ خوابہائے پریشان جن کی تعبیر فقط اتنی کہ لعنۃ اللہ علی

عہ یہی واقع ہوا دس برس سے زیادہ گزرے تھانوی صاحب خاموش باختہ ہوش۔

www.alahazratnetwork.org

الکٰذبین[1] (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ۔ ت) مثلاً:

(۱) صفحہ ۳ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیٰحضرت کے والد ماجد اقدس حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں قدس سرہ العزیز کے نام سے گھڑی اور بکمال بیحیائی کہہ دیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۵۔

(۲) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام ہدایۃ الاسلام اعلیٰحضرت کے جدِ امجد حضور پُرنور سیدنا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام سے تراشی اور بکمال ملعونی کہہ دیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۳۰۔

(۳) صفحہ ۱ اور صفحہ ۲۰ پر ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق کے علاوہ ایک ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیٰحضرت کے والد روح اللہ روحہ کے نام سے گھڑی اور اپنی تراشیدہ عبارتیں اس کی طرف منسوب کردیں کہ صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں، صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں اور سب محض بناوٹ۔

(۴) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام خزینۃ الاولیاء حضور اقدس انور حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام اقدس سے گھڑی اور بکمالِ شقاوت کہہ دیا کہ مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵۔

(۵) صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیٰحضرت کے جدِ امجد نور اللہ تعالٰی مرقدہ کے نام سے گھڑی اور بکمال شیطنت کہہ دیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲۔

(۶) صفحہ ۲۱ پر حضرت اقدس حضور سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ملفوظات دل سے گھڑے اور بکمال اہلبیت کہہ دیا کہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۷ اور خبیثہ شقیہ نے جو عبارت جی سے گھڑی، وہ ہوتی تو مکتوب ہوتی نہ کہ ملفوظ اور اس کے اخیر میں دستخط بھی گھڑ لئے کتبہ شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ اللہ کی مُہر کا اثر کہ اندھی خبیثہ کو ملفوظ و مکتوب کا فرق تک معلوم نہیں اور دل سے گھڑنت کو آندھی۔ ع

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے
قدم فسق پیشتر بہتر

(۷) خبیثہ ملعونہ نے صفحہ ۱۴ پر ایک کتاب بنام مرآۃ الحقیقۃ حضور انور و اکرم غوثِ دوعالم

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۶۱

www.alahazratnetwork.org

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم مہر با نور سے گھڑی اور بکمال بے ایمانی کہہ دیا کہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۔

(۸) صفحہ ۲۰ پر اعلیٰحضرت کے والد ماجد عطر اللہ مرقدہٗ کی مہر مبارک بھی دل سے گھڑلی، اور اس کی یہ صورت بنائی:

نقی علی حنفی سُنّی ۱۳۰۱

حالانکہ حضرت والا کی مہرِ اقدس یہ تھی جو بکثرت کُتب پر طبع ہوئی ہے:

۱۲۶۹
مولوی رضا علی خاں
محمد نقی علی خاں ولد

(۹) حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ کی وفات شریف ۱۲۹۷ھ میں واقع ہُوئی خبیثہ نے مہر کا سن ۱۳۰۱ لکھا یعنی وصال شریف کے چار برس بعد مہر کندہ ہوئی۔ سچ ہے جب لعنت الٰہی کا استحقاق آتا ہے۔ آنکھ، کان، دل سب پٹ ہو جاتے ہیں۔

(۱۰) تقویت الایمان پر سے اعتراضات بزورِ زبان اٹھانے کو صفحہ ۲۸ پر ایک تقویت الایمان مطبوعہ مصطفائی گڑھی، اور اس سے وہ عبارتیں نقل کر دیں جس کا دُنیا بھر کی کسی تقویت الایمان میں نشان نہیں۔

جب حالت یہ ہے تو اپنی طرف کی فرضی خیالی تصانیف گھڑ دینے کی کیا شکایت۔ محمد نقی اجمیری جو کوئی شخص اس کا مصنف ٹھہرایا ہے، غالباً یہ بھی خیالی گھڑا یا کم از کم اسم فرضی ہے۔ ایک بزرگوار نے پہلے ایک اسی رنگ کا رسالہ حمایتِ اعلیٰحضرت میں لکھ کر یہاں چھاپنے کو بھیجا تھا جس میں مخالفانِ حضرت والا کے کلام ایسے ہی فرضی نقل کئے تھے۔ الحمدُ للہ اہل سنّت ایسی ملعون باتیں کب پسند کریں، یہاں سے دھتکار دیا تو مخالف ہو کر دامن وہابیوں کا پکڑا اور ان کو یہ رسالہ سیف النقی بھیجا۔ جھُوٹے معبود کے پجاری تو ایسوں کے بھُوکے ہی تھے باسم المعبود الکذاب اللئیم کہہ کر قبول کر لیا اور اعلان چھاپا کہ بندہ کی معرفت یہ رسالہ اشرف علی وغیرہ بزرگان کی جملہ تصانیف مل سکتی ہیں۔ راقم اصغر حسین مدرسہ دیوبند۔

مسلمان اپنی ہی عادت پر قیاس کرتا ہے، گمان تھا کہ وہ حضرات بیحیا سے بے حیا ہوں،

www.alahazratnetwork.org

پھر بھی ایسی ہی سخت سے سخت ناپاک ترخبیث گندی گھناؤنی ابلیسی ملعون تحریر کا نام لیتے کچھ تو شرمائینگے جس کی کمال بیحیائیوں ڈھٹائیوں کی نظیر جہان بھر میں کہیں نہ پائیں گے۔ مگر واضح ہوا کہ وہاں بغضبِ الٰہی ایک حمام میں سب ننگے ہیں، مدرسہ دیوبند سے اس کی اشاعت تو دیکھ ہی چکے، اب دربھنگی صاحب کی حیا ملاحظہ ہو۔ ۱۴ ربیع الآخر شریف کو جناب تھانوی صاحب سے رجسٹری شدہ نوٹس میں استفسار فرمایا تھا کہ کیا آپ مناظرہ کو آمادہ ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے دربھنگی صاحب کو اپنا وکیل مطلق کیا ہے۔ آج سوا مہینہ گزرا تھانوی صاحب کو تو حسبِ عادت جو سونگھ جاتا تھا سونگھ گیا یا دماغ شریف سونٹھ کی ناس سے اونگھتا ہی رہتا ہے اور بھی اونگھ گیا، مگر ۳۰ ربیع الآخر شریف کو دربھنگی جی اچھلے اور اپنی ہی خصلت و نسبت کے موافق بہت کچھ کلمات ناپاک اور غلیظ اپنے دہن شریف سے اگلے۔ اور ایک دو ورقہ اپنے نصیبوں کی طرح سیاہ فرمایا جس کا حاصل صرف اس قدر کہ ہاں ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں۔ کیا ہم نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ ہم نے معززوں کے سامنے کہہ دیا ہے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ ہاں ہاں لے لو، خدا کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی جی سے کیوں پوچھو کہ تم نے وکیل کیا یا نہیں، ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ اچھا تھانوی جی نہیں بولتے کہ ہم ان کے وکیل ہیں، تو ان کے نہ بولنے سے کیا یہ مٹ جائے گا کہ ہم تھانوی کے بول ہیں، ہم خود تو بول رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں تو گنگوہی کی آنکھوں کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ مسلمانو! خدارا انصاف یہ صورتیں مناظرہ کرنے کی ہیں۔ اللہ و رسول (جل وعلا، وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی جیسی عزت ان کی نگاہوں میں ہے طشت از بام ہے اسی پر تو عرب وعجم میں حل وحرم میں ان پر لعنتوں کا لام ہے۔ ہاں بعض دنیاوی عزتوں کا بھاری بوجھ پڑا کہ دفع الوقتی کو دربھنگی صاحب مغالطہ دہی کے لئے اپنے منہ آپ جناب تھانوی صاحب کے وکیل بن بیٹھے۔ اول روز سے تھانوی صاحب پر تمام رسائل واعلانات میں یہی تقاضا سوار تھا کہ خود مناظرہ میں آتے ہول کھاتے ہو، کھاؤ، اپنے مہر ودستخط سے کسی کو وکیل بناؤ، بارے اب خدا خدا کرکے وکالت کی بھنک سُنی تو اس کی تحقیقات حرام ہے۔ خود ساختہ وکیل صاحب کا جبروتی حکم ہے کہ جناب تھانوی صاحب کی مُہر کیسی، دستخط کہاں کے۔ ان سے پوچھنا ہی بے ضابطہ ہے۔ ہم خود ہی جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے۔ تھانوی کو رجسٹری شدہ نوٹس پہنچا جس میں وکیل کرنے نہ کرنے کو ان سے پوچھا وہ نہ بولے، لاکھ نہ بولیں، ان کے نہ بولنے سے کیا ہوا، بس اتنا ہی، نہ کہ یہ سمجھا گیا کہ انھوں نے ہم دربھنگی صاحب کو وکیل ہرگز نہ کیا۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے ہم خود جو فرما رہے ہیں کہ ہاں ہم کو تھانوی جی نے وکیل کیا ہے۔ اس ہماری

www.alahazratnetwork.org

ہاں کے آگے تھانوی جی کے نائے نوئے یا ہائے ہوئے یا ٹال مٹول یا اول فول یا قول فعل کسی حرکت کا اصلاً اعتبار ہی کیا ہے، آپ نے نہیں سُنا کہ ع

گھر سے آیا ہے معتبر نائی

مسلمانو! نہ فقط مسلمانوں، جہان بھر کے ذرا سی بھی عقل وتمیز رکھنے والو! کبھی اس مزہ کی وکالت کہیں سُنی ہے، گویا اس پیرانہ سالی میں دیوبندیوں نے گھیر گھار کر دوگز اٹیا کیا سر پر لپیٹ دی۔ گورنمنٹ گنگوہیت نے دربھنگی صاحب کے بیرسٹری کا بلا لگا دیا کہ موکل کے انکار اقرار کی کچھ حاجت نہیں فقط ان کا فرمانا کافی ہے، یا وہ تمام دیوبندیوں خواہ خواص تھانوی صاحب کے گھر کی عام مختاری کا ڈپلومہ اُن کے پرو دینا تھا جس کے بعد تو وکیل کی نسبت دریافت کرنا ہی بے ضابطگی ہے۔

مسلمانو! کیا وکالت یونہی ثابت ہوتی ہے، کیا اس سے دربھنگی صاحب کی محض جھوٹی وکالت کا ہوائی بولا نہ پھوٹ گیا۔ جناب تھانوی صاحب نے دبی زبان بھی اتنی ہانک نہ دی کہ میں نے وکیل تو کیا ہے کیا ایسے ہی مُنہ مناظرہ کرنے کے ہوتے ہیں۔ اللہ اللہ جناب تھانوی صاحب کی یہ گریز، یہ فرار، یہ ہول، یہ خوف، یہ صموت اور اس پر اذناب کی یہ حالتیں، اور پھر مناظرہ کا نام بدنام، ارے نامردی تو خدا نے دی ہے۔ مار مار تو کئے جاؤ ازلی ذلت نصیبو انھیں حالتوں پر عظمائے اسلام کو لکھتے ہو کہ خدا نے جو ذلت اور رسوائی آخری عمر میں آپ کی گردن کا طوق بنادیا ہے کیا ان ناپاک چالوں اور بے شرمی کے حیلوں سے ٹال سکتے ہیں۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ (ان پر مقرر کردی گئی خواری اور ناداری۔ ت) کے مصداق ہو کر عزت کی طلب فضول اور عبث ہے۔

ارے منافقو! تمہارے اگلے تو اس سے بھی بڑھ کر کہہ گئے تھے کہ،

لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل[1]

اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے (ت)

اس پر قرآن عظیم نے کیا جواب دیا:

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون[2]

عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقین کو خبر نہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۳/۸

[2] القرآن الکریم ۶۳/۸

www.alahazratnetwork.org

وہ ملاعنہ ہمیشہ الٰہی عزت کو ذلت ہی تعبیر کرتے یا اندھے ابلیس کی اندھی نسلوں کو عزت کی ذلت نہیں سوجھتی، اسی پر تو قرآن عظیم نے فرمایا:

قاتلھم اللہ انی یؤفکون [1] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

یہی ترکہ اگر آپ نے پایا کیا جائے شکایت ہے۔ واقعی جن کو اللہ عزوجل اوندھا کرے انکی اوندھی اوندھی مت میں اس سے بڑھ کر ناپاک چال اور بے شرمی کا حیلہ کیا ہے کہ زید سے پوچھا جائے عمرو جو اپنے آپ کو تیرا وکیل بتاتا ہے کیا تو نے اسے وکیل کیا ہے اور کمال پاک چال اور بڑی شرمیلی حیلہ گری کیا ہے یہ کہ ۳۵ سال ضربیں کھا کر بعض دنیاوی رئیسوں کے دباؤ سے جب دم پر بنے تو ایک بے معنی خود وکیل بنے۔ جب فرضی موکل صاحب سے تصدیق طلب ہو کہ کیا آپ نے اسے وکیل کیا تو پھر یا مظہر العجائب جواب مع مجیب غائب، بس اور تو کیا کہوں اور اس سے بہتر کہہ بھی کیا سکوں جو قرآن عظیم فرما چکا کہ:

قاتلھم اللہ انی یؤفکون [2] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ت)

خیر، یہ تو مناظرۂ دہلی کا خاتمہ تھا جو تھانوی صاحب کی کمال دہشت خواری بے تکان فراری یا دربھنگی بولوں میں اُن کی آخری عمر کی سخت ذلت وخواری پر ہوا۔ اور ہونا ہی چاہئے تھا کہ قرآن پاک فرما چکا تھا:

ان اللہ لایھدی القوم الفٰسقین [3] بیشک اللہ تعالٰی فاسقوں کو راہ نہیں دیتا (ت)

اور صاف ارشاد کر دیا تھا:

قاتلھم اللہ انی یؤفکون [4] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ت)

یہاں کہنا یہ ہے کہ رسالہ ملعونہ خبیثہ مذکورہ کے کوتک آپ ملاحظہ فرما چکے اور حاشا وہ اس کے چہارم کوتک بھی نہیں۔ خیال تھا کہ دیوبندی مدرسہ سے اگرچہ اس کی اشاعت کا اعلان ہے، مگر کوئی دیوبندی مُلّا نا ایسی ناپاک ملعونہ کو اپنی کتے کچھ تو لے جائے گا۔ لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ اب یہی دربھنگی صاحب، نہیں نہیں بلکہ کچھ دنوں کے لئے ان کے منہ یہی تھانوی صاحب، ہاں ہاں یہی سارے کے سارے دیوبندیوں کے مشکلکشا، مناظر، بیرسٹر، پلیڈر، حاوی جملہ اصول ونظائر اپنے اُسی خواری نامہ ۳۰ ربیع الآخر میں فرماتے ہیں: تحریر میں بھی اب آپ کی حقیقت دیکھنی ہے۔ سیف النقی اور

---

[1] القرآن الکریم ۹/۳۰ [2] القرآن الکریم ۹/۳۰
[3] " ۶/۶۳ [4] " ۹/۳۰

www.alahazratnetwork.org

دین کا ڈنکا تو طبع ہو چکا ہے ملاحظہ سے گزرا ہوگا الشہاب الثاقب اور رجوم بھی طبع ہونے والا ہے، وہ دیکھئے کس فخر کے ساتھ اس ملعونہ کا نام لیا ہے۔ اللہ اللہ مسلمانوں، نہ صرف مسلمانوں، دنیا بھر کے عاقلوں سے پوچھ دیکھو کہ کبھی کسی بیحیا سے بیحیا ناپاک، گھناؤنی سے گھناؤنی، بیباک سے بیباک، پاجی، کمینی، گندی قوم نے اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ آنکھیں میچ کر گندا منہ پھاڑ کر ان پر فخر کئے۔ انھیں سر بازار شائع کیا اور ان پر افتخار ہی نہیں۔ بلکہ سنتے ہیں کہ ان میں کوئی نئی نویلی، حیادار، شرمیلی، بانکی، ٹکیلی، میٹھی، رسیلی، اچیل البیلی، چنچل انیلی، اجودھیا باشی آنکھ یہ تان لیتی اُلچی ہے ؎

ناچنے ہی کو جو نکلے تو کہاں کی گھونگھٹ

اس فاحشہ آنکھ نے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اس کا نام شہاب ثاقب رکھا ہے کہ خود اسی کے شیطان بیحیائی پر شہاب ثاقب ہے اس میں وہ حیا پریدہ گیسو بریدہ افتخار سے استناد، استناد سے اعتماد تک بڑھی ہے۔ کہیں تو اسی ملعونہ بظلم مسمات سیف النقی کا آنچل پکڑ کے سند لائی اور اس کا بھی سہارا چھوڑ خود اپنی طرف سے وہی بے سُری گائی وہ تازہ غمزہ پاروں تک پہنچا تو ان شاء اللہ العزیز اس کی جُدا خبر لی جائیگی۔

مسلمانو! بلکہ ہر مذہب کے عاقلو! کیا ایسوں سے کسی مخاطبہ کا محل رہ گیا کیا اُن کا عجز لاکھ آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوگیا۔ بدنصیبوں میں کچھ بھی سکت ہوتی تو ایسی ناپاک حرکت جس کی نظیر آریوں، پادریوں، ہندوؤں، بُت پرستوں کسی میں نہ ملے ہرگز اختیار نہ کی جاتی۔

ارے دم ہے کسی تھانوی، دربھنگی، سرہنگی، سرہنگی، انبٹھی، دیوبندی، نانوتوی، گنگوہی، امرتسری، دہلوی، جنگلی کوہی میں کہ اُن من گھڑت کتابوں، اُن کے صفحوں، اُن کی عبارتوں کا ثبوت دے اور نہ دے سکے تو کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے لگنے کے قابل اپنا مُنہ بنا سکے ؎

اسی کو تک یہ لپکا کہ کوئی منہ لگے تیرے
جو تجھ سے بڑھ کے گندا ہو وہ پاجی منہ لگے تیرے

بھلا یہ تو اصغر حسین جی دیوبندی و مرتضی حسن جی دربھنگی و حسین احمد جی اجودھیا باشی کے تانگے تھے خود پرانے جہاں دیدہ گرم و سرد چشیدہ عالیجناب تھانوی صاحب کا چرخہ ملاحظہ ہو۔

ارے بے دم ہے کسی وہابی بے دم میں

اسی ذی القعدہ ۲۸ھ کی ۲۰ تاریخ کو اعلحضرت مجدد دین وملت نے "تھانوی صاحب کا چرخہ" کے نام ایک مفاوضہ عالیہ مسمّٰی بنام تاریخی **ابحاث اخیرہ** (۱۳۲۸ھ) اضافہ فرمایا جس کے تذکارات نمبر ۹ میں ارشاد ہوا: "یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے کس گھر سے دیجئے مگر والاجنابا! ایسی ایسی صورتوں

www.alahazratnetwork.org

میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے معاملۂ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انھیں لجاتے شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انھیں شہ دی یہاں تک کہ انھوں نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بھی بن نہ پڑی۔"

پھر استفسارات میں فرمایا:

(۷) آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل وعلا کا نام تو لیتے ہیں اُسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علمائے مناظرین کر رہے ہیں صاف صریح اُن کے عجز کامل اور نہایت گندے حملۂ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں۔

(۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلفی اختیار کریں، چھپوائیں، بیچیں، بانٹیں، شائع و آشکار کریں، پیش کریں، حوالہ دیں، افتخار کریں، امورِ مذکورہ کو روا رکھیں، ترکِ انسداد و انکار کریں کسی غافل کے نزدیک لائقِ خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہوگیا کہ مناظرہ آخر ہوگیا۔

(۹) اُسی واحد قہار جل جلالہ کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اس اشاعت کی آپ کو اطلاع تو ظاہر مگر اس میں آپ کے مشورے آپ کی شرکت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں، نہیں تو آپ کو سکوت اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں" الخ۔

تھانوی صاحب حسبِ عادت خاموش و خود فراموش، غرض بات وہی ہے کہ ایک حمام میں سب ننگے ع

بیحیا باش آنچہ خواہی کُن

(بے حیا ہو جا پھر جو چاہے کر۔ ت)

خیر ایسوں کے منہ کہاں تک لگیں اصل بات جس پر اس تمہید کا آغاز تھا عرض کریں کہ اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُن کا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریتِ شیطان وسوسے ڈالے تو اس پر اعتماد نہیں کرتے پھر جب امرِ حق جھلک دکھاتا ہے معاً ہوشیار ہو جاتے اور اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اس کی تصدیق والا حضرت بالا درجت معلّٰے برکت حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ حسینی زیدی واسطی مارہری دامت برکاتہم کا واقعہ نفیسہ ہے حضرت والا اجلہ سادات عظام و صاحبزادگان سرکار مارہرہ مطہرہ و تلامذۂ اعلٰحضرت تاج الفحول محب الرسول مولٰنا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالقادر صاحب قادری عثمانی بدایونی قدس سرہ الشریف سے ہیں لکھنؤ اپنے بعض اعزہ کے

www.alahazratnetwork.org

معالجہ کو تشریف لائے تھے۔ شیاطین غراب خوارِ دیوبندیہ کی غرابیں تو ہندوستان میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلی ہیں حضرت جھوائی ٹولہ میں فروکش تھے، دروازہ کے قریب ایک شب کچھ دیوبندی غرابوں کا آپس میں یہ ذکر کرتے سنا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے قائل ہوگئے ہیں اور یہ عقیدہ کفر کا ہے، اور حسبِ عادت افترا و تہمت بک رہے تھے حضرت کو بہت ناگوار گزرا، مگر اللہ اکبر اُدھر رب عزوجل کا ارشاد کہ:

ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا[1] جب کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلو۔

ادھر حضرت میں دینِ متین کی حرارت، صبح ہی اعلٰحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے نام والا نامہ تحریر فرمایا جس کے ہاشمی تیور یہاں تک تھے کہ "بہر نوع مجکو اپنی تسکین کی ضرورت ہے اگر آپ سے ممکن ہو تو فرما دیجئے"۔ حتی کہ ارشاد فرمایا تھا "اگر اس میرے عریضہ کا جواب شافی آپ نہ دینگے تو یہ عقیدہ علم غیب کا مجکو اپنا تبدیل کرنا پڑے گا"۔

اعلٰحضرت مجددِ دین وملت نے فوراً یہ خط جو اس وقت بنام **خالص الاعتقاد** آپ کے پیشِ نظر ہے حضرتِ والا کو رجسٹری بھیجا اور اس کے ساتھ انباء المصطفٰی و حسام الحرمین و تمہید ایمان و بطش غیب و ظفر الدین الطیب وغیرہا بھی ارسال کئے۔ الحمدُ للہ کہ اُسی آیۂ کریمہ کا ظہور ہُوا کہ تذکروا فاذا ھم مبصرون[2] تقوٰی والوں پر شیطان کچھ وسوسہ ڈالے تو وہ معاً ہوشیار ہوجاتے اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اس خط و رسائل کو تمام و کمال تین ہفتہ میں ملاحظہ فرما کر حضرت والا نے یہ دو گرامی نامے اعلٰحضرت کو ارسال فرمائے:

نامۂ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین ونصلی و نسلم علٰی نبیہ الکریم

حضرت مولٰنا و بالفضل اولٰنا دام ظلہم و برکاتہم وعمرہم۔

از احقر سید حسین حیدر بعد تسلیم نیاز عرض خدمت عالی اینکہ نوازش نامہ عالی عرضدار لایا

ع اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی وہ تو سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/۶ [2] القرآن الکریم ۷/۲۰۱

www.alahazratnetwork.org

معزز فرمایا او تعالیٰ ذاتِ والا کو بایں تجدید و تاسیس دین متین سلامت رکھے اس صدی کے مجدد اللہ تعالےٰ نے ہمارے سب کے واسطے ذات عالی کو بھیجا ہے رسائل عنایت فرمودہ جناب میں نے حرف بحرف پڑھے اور تمام دن انھیں کے مطالعہ میں گزرتا ہے اگرچہ اس مسئلہ میں جو کچھ میں نے وقتاً فوقتاً آپ کی زبان سے سنا تھا اسی حبلِ متین کو مضبوط پکڑے ہوئے تھا اب اس تقریر والا نے تو میرے اس عقیدہ کو ایسا فولاد کر دیا ہے کہ جس کا بیان نہیں فتویٰ انباء المصطفےٰ نے بوجہ اپنی طبع کے مجھ کو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ اس تحریر کے بعد مجھ کو حاجت رہی، نسخہ "تمہیدِ ایمان" کو دیکھ کر میں اپنی مسرت کا حال کیا عرض کروں علمائے حرمین شریفین نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ مشتے نمونہ خروار ہے اور میرا یہی عقیدہ ہے اخوت اسلامی و رشتہ خاندانی سے قطع نظر کر کے ابتدا سے میرا یہی عقیدہ ہے کہ اب ہندوستان و عرب میں آپ کا مثل نہیں ہے اور یہ امر بلا مبالغہ میرے دل میں راسخ ہو گیا ہے وہ لوگ جن سے اس بات میں مجھ سے گفتگو ہوئی تھی ابھی تک مجھ کو نہیں ملے ہیں اب وہ ملیں تو رسالہ حرمین طیبین دکھاؤں اور جواب لوں میں نے دیوان نعت برادرم حسن رضا خان صاحب مرحوم کو لکھا مرحوم مجھ سے وعدہ فرما گئے تھے کہ بعد طبع تجھ کو ضرور بھیجوں گا اللہ تعالیٰ ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں رکھے۔ مورخہ ۷ ربیع الثانی یوم دوشنبہ رسائل مطبوعہ جدید مجھ کو ضرور مع دیوان بھیج دیں آج کل انھیں سے دل بہلتا ہے مکرر وہی مطالعہ میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ و سلامت رکھے، زیادہ نیاز۔ فقط، احقر سید حسین حیدر از لکھنؤ جھوائی ٹولہ، مکان حکیم حسن رضا مرحوم۔

اس مدت میں رسائل کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان جانگداز بھی بفضلہٖ تعالےٰ تیار ہو گئے کہ حسب الحکم مع دیوان نعت شریف مصنف حضرت مولٰنا مولوی حاجی حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ روانہ خدمتِ حضرتِ والا کئے گئے اُدھر اس مدت میں حضرتِ والا کو وہ مخالفین بھی مل گئے جن کو یہ الٰہی تلواریں دکھا کر حضرت نے پسپا کیا، اور یہ دوسرا نامہ نامی احضا فرمایا:

نامۂ دوم

حضرت مولٰنا و بالفضل والمجد اولٰنا مدظلہم و برکاتہم علیٰ سائر المسلمین۔ بعد تسلیم نیاز آنکہ پولندہ دیوان نعت شریف مع رسائل عطیہ حضور پہنچے اللہ آپ کو زندہ رکھے جن لوگوں سے میری گفتگو ہوئی تھی وہ انھیں مرتضیٰ حسن دربھنگی کے اتباع میں ہیں، بارش سنگی و اشتہارات میں نے سب سنائے

عہ مراد آباد کی طبع دوم کا بہت ناقص چھپا تھا کہ پڑھنے میں دقت تھی ۱۲

www.alahazratnetwork.org

اس پر بڑا تعجب ظاہر کیا، میں نے کہا کہ مولٰنا صاحب نے مناظرہ سے انکار نہ فرمایا، بلکہ ان شرائط پر مباحثہ و مناظرہ تمام طائفہ سے فرمایا، اشتہارات وغیرہ دیکھ کر کہا کہ یہ اُن تک پہنچے نہیں ورنہ وہ ایسے نہ تھے کہ رسالہ کا جواب فوری نہ دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو پرانا منجھا ہوا سچ ہے کہ ڈاک لُٹ گئی۔ اُس پر کہا کہ اب ہم تحریر کرتے ہیں رسائل کا نام وغیرہ جو جواب آئے گا آپ[عہ] کو مطلع کریں گے، پھر کہا کہ مولوی صاحب کو لازم نہ تھا کہ علمائے دین کی تکفیر کرتے قلم ان کا بہت تیز ہے۔ میں نے کہا کہ یہ قوم اعداء اللہ پر جہاد کے لئے پیدا ہوئی ہے، اب تلوار نہیں رہی تو خدائے تعالٰی نے وہی کاٹ چھانٹ ان کے قلم کو عطا فرما دی ہے اثنائے ذکر میں یہ بھی کہا کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ایک شاگرد کے مقابلہ میں مولوی صاحب کا سارا عرب دشمن ہو گیا اگر وہاں سے چلے نہ آتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ میں نے کہا یہ ہی ایک فقرہ آپ نے سچ فرمایا ہے آپ کے مضمون کی شہادت جو علماءِ حرمین نے دی ہے وہ میرے پاس ہے اسے دیکھ لیجئے کیسا کیسا بڑا لکھا مگر اس طرح کا کوئی فقرہ آپ نکال لائیں تو میں مانوں، عبارات میں نے پڑھنا شروع کیں اور اُن حیاداروں کا رنگ متغیر ہونا شروع ہوا میں لاحول پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوا فقط ۲۹-۴-۱-

مسلمانو! حضرات کی عیاریاں مکاریاں حیاداریاں ملاحظہ کیں حضرت والا سید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرح جس بندہ کو خدا عقل و ایمان و انصاف دے گا وہ ان مکاروں ابلیس شعاروں پر لاحول ہی پڑھ کر اُٹھے گا۔ اب بعونہٖ تعالٰی خالص الاعتقاد مطالعہ کیجئے اور اپنے ایمان و یقین و محبت و غلامیِ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تازگی دیجئے والحمد للہ رب العٰلمین وافضل الصلوٰۃ واکمل السلام علٰی سیدنا ومولٰنا وآلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ اجمعین اٰمین۔

سید عبد الرحمٰن غفرلہٗ

عہ اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی تو وہ سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے ۱۲۔

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

(اعتقادِ خالص)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ، بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض:

(۱) حضرتِ والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالٰی نے اللہ عزّ وعلا و حضور پرنور سید الانبیاء وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کی شان میں کیا کیا کلماتِ ملعونہ

نوٹ: یہ کتاب حضرت گرامی مرتبت سید حسین حیدر میاں صاحب مارہروی علیہ الرحمہ کے ان خطوط کے جواب میں بطور مراسلہ لکھی گئی جو موصوف نے بعض دیابنہ کی الزام تراشیوں سے پیدا شدہ صورتِ حال پر پریشان ہوکر تحقیق کے لئے مصنف علیہ الرحمہ کو تحریر فرمائے تھے اور وہ خطوط چند صفحات قبل رسالہ کی تمہید میں مذکور ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

بکے، لکھے اور چھاپے، جن پر عامۂ علماء عرب و ہند نے ان کی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصۂ فوائد فتاوٰی حاضر خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اولین تمہید ایمان و خلاصۂ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل وعلا وصلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالتِ اضطراب و پیچ و تاب ہے، بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے۔ پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں، مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار اس کا نام لئے ہول کھاتے ہیں۔ بدگویوں میں مرتضٰے حسن چاندپوری دیوبندی اور ان کے یارِ غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی لئے غل مچانے، بکشیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے ان کو پہنچے ہوئے ہیں ان سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور۔ یہ تمام حال حضرتِ والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسل خدمت ہیں، اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیر طبع ہیں، بعد طبع بعونہٖ تعالٰی اُن سے کہہ دوں گا کہ ارسالِ خدمتِ اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہٖ تعالٰی اظہارِ حق و ابطالِ باطل کو بس ہوں۔

امر اول

وہابیہ کی افترا پردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ کر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کے لئے مسئلہ غیب میں افترا چھانٹنے شروع کئے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم، ذاتی، بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم، علمِ الٰہی سے مساوی جانتا ہے، صرف قدم و

www.alahazratnetwork.org

حدوث کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثناء ذات وصفاتِ الٰہی باقی تمام معلوماتِ الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امورِ غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔

حالانکہ واحد قہار یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشقیاء کا افترا ہے۔

سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے، کس فتوے، کس تحریر میں ہے؟

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین[1] — تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔(ت)

فاذلم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[2] — تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔(ت)

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایٰت اللہ اولٰئک ھم الکٰذبون[3] — جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔(ت)

یہی بیانات لوگوں کے سامنے بیان کرکے ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ان کا پریشان ہونا حق بجانب ہے۔ اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے۔ مفتریانِ کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفتاء کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا۔

فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نقول علماءِ کرام مکہ نے لیں اس میں ان تمام خرافات کا رد صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کُل یا بعض پر جو عالم مخالفت کرے یا رد لکھے وہ رد و خلاف حقیقۃً انھیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا، نہ اس پر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ ایسا بری ہے جیسے وہ مفتریانِ کذاب دین و حیا سے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[4] — اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔(ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۱۱ — [2] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۳

[3] " ۱۶/ ۱۰۵ — [4] " ۲۷/ ۲۲۷

www.alahazratnetwork.org

حضرتِ والا کو حق سبحانہٗ وتعالٰی شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ اگر براہِ کرم قدیم لطفِ عمیم یہاں تشریف فرما ہو کر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جس پر مولانا تاج الدین الیاس و مولانا عثمان بن عبد السلام مفتیانِ مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اُن کی مُہری دستخطی موجود ہیں، نظرِ انور سے گزاروں گا۔

فی الحال اُس کی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائے گا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و پادر ہوا ہیں، جس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بدباطن کہے "اہلسنّت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تبرّا اور صدیقہ طاہرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) پر بہتان اُٹھانا ہے"۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ میرے رسالہ کی نظر اول میں ہے:

(۱) العلم ذاتی مختص بالمولٰی سبحٰنہ وتعالٰی لایمکن لغیرہ ومن اثبت شیئا منہ ولو ادنٰی من ادنٰی، من ادنٰی من ذرۃ لاحد من العٰلمین فقد کفر واشرک[1]

علمِ ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کے لئے محال ہے، جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر غیرِ خدا کے لئے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے۔

(۲) اُسی میں ہے:

اللاتناھی الکمی مخصوص بعلوم اللہ تعالٰی[2]

غیر متناہی بالفعل کو شامل ہونا صرف علمِ الٰہی کے لئے ہے۔

(۳) اُسی میں ہے:

احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالٰی علٰی جہۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لوجمع علوم جمیع العٰلمین اولاً واٰخراً لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الی علوم اللہ سبحٰنہ وتعالٰی حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف حصص قطرۃ الٰی الف الف بحر[3]

کسی مخلوق کا معلوماتِ الٰہیہ کو بتفصیلِ تام محیط ہو جانا شرع سے بھی محال ہے اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہلِ عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کئے جائیں تو اُن کو علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بُوند کے دس لاکھ حصّوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے۔

---

[1] الدولۃ المکیۃ — النظر الاول — مطبع اہلسنت بریلی — ص ۶

[2] 〃 〃 — 〃 — 〃 〃 〃 — 〃 ۱۰

[3] — 〃 — 〃 〃 — 〃 ۱۰

www.alahazratnetwork.org

(۴) اُسی کی نظر ثانی میں ہے:

نزھر وبھر مما تقرر ان شبھۃ مساواۃ علوم المخلوقین طرا اجمعین بعلم ربنا الٰہ العٰلمین ما کانت لتخطر ببال المسلمین[1]

ہماری تقریر سے روشن و تاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے:

قد اقمنا الدلائل القاھرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع المعلومات الالٰھیۃ محال قطعًا، عقلًا وسمعًا[2]

ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل و شرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے:

العلم الذاتی والمطلق والمحیط التفصیلی مختص باللہ تعالٰی وما للعباد الا مطلق العلم العطائی[3]

علم ذاتی اور بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظر خامس میں ہے:

لا نقول بمساواۃ علم اللہ تعالٰی ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالٰی ایضًا الا البعض[4]

ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیہ	النظر الثانی	مطبعہ اہل سنت بریلی	ص ۱۵
[2] " "	"	"	" ۱۶
[3] " "	النظر الثالث	"	" ۱۹
[4] " "	النظر الخامس	"	" ۲۸

ف: الکلمۃ العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

www.alahazratnetwork.org

امر دوم

بندوں کو علم غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیاتِ نفی کی مراد

انھیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علمِ غیب کا خاصۂ حضرتِ عزت ہونا بیشک حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

قل لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ[1]

تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

اور اس سے مراد وہی علم ذاتی وعلم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو، علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو، اللہ عزوجل کے لئے ہو ہی نہیں سکتا اس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

(۱) وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء[2]

اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

(۲) اور فرماتا ہے:

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول[3]

اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۳) اور فرماتا ہے:

وماھو علی الغیب بضنین[4]

یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

(۴) اور فرماتا ہے:

ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک[5]

اے نبی! یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/ ۶۵
[2] القرآن الکریم ۳/ ۱۷۹
[3] " ۷۲/ ۲۷
[4] " ۸۱/ ۲۴
[5] " ۱۲/ ۱۰۲

www.alahazratnetwork.org

(۵) حتی کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے:

یؤمنون بالغیب[1] غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شئی کا اصلاً علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے:

(۶) لایمتنع ان تقول نعلم من الغیب مالنا علیہ دلیل[2] یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس میں ہمارے لئے دلیل ہے۔

(۷) نسیم الریاض میں ہے:

لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ[3] ہمیں اللہ تعالٰی نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔

فقیر نے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کہا تھا یہ ائمہ، علماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کون سا حکم جڑیں۔

(۸ و ۹) امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں:

للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب[4] علم غیب میں ائمہ مجتہدین کے لئے مضبوط قدم ہے۔

(۱۰ و ۱۱) مولٰنا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابوعبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں:

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب[5] ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقیِ مقامات پاکر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۲) یہی علی قاری مرقاۃ میں اُسی کتاب سے ناقل:

---

[1] القرآن الکریم ۲/۳

[2] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۲/۳ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۲/۲۸

[3] نسیم الریاض فصل ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۳/۱۵۱

[4] الیواقیت والجواہر البحث التاسع والاربعون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۴۸۰

[5] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/۱۲۸

www.alahazratnetwork.org

یطلع العبد علیٰ حقائق الاشیاء ویتجلی لہ الغیب وغیب الغیب[1]

نورِ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہوجاتا ہے۔

(۱۳) یہی علی قاری اسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

الناس ینقسم الیٰ فطن یدرك الغائب کالمشاھد وھم الانبیاء والیٰ من الغالب علیھم متابعۃ الحس ومتابعۃ الوھم فقط وھم اکثر الخلائق فلابد لھم من معلم یکشف لھم المغیبات وما ھو الا النبی المبعوث لھذا الامر[2]

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو مشاہد کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں، دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے۔ تو ان کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو ان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(۱۴ و ۱۵) یہی علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل،

الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعاینۃ الغیب وھی من مقامات الایمان[3]

فراستِ مومن (جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے) وہ رُوح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

(۱۶ و ۱۷) امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام، پھر علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں:

الخواص یجوز ان یعلموا الغیب فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منھم واشتھر[4]

جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت کیلئے واقع ہوکر مشتہر ہوا۔

(۱۸ و ۱۹) تفسیر معالم وتفسیر خازن میں زیر قولہ تعالٰی "وما ھو علی الغیب بضنین[5]" ہے:

یقول انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے نبی صلی اللہ تعالٰی

---

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/۱۱۹

[2] " " " " " " " ۱/۱۲۰

[3] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر خوارق العادات الخ مصطفی البابی مصر ص ۸۰

[4] الاعلام بقواطع الاسلام مکتبۃ الحقیقۃ بشارع دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۹

سل الحسام رسالہ من رسائل ابن عابدین سہیل اکیڈمی لاہور ۲/۳۱۱

[5] القرآن الکریم ۸۱/۲۴

www.alahazratnetwork.org

یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم[1]

علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمھیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔

(۲۰) تفسیر بیضاوی زیر قولہ تعالٰی "وعلمنٰہ من لدنا علما[2]" ہے:

ای مما یختص بنا و لا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب[3]

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علم غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے۔

(۲۱) تفسیر ابن جریر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے:

قال انک لن تستطیع معی صبرا وکان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذٰلک[4]

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسٰی علیہ السلام سے کہا: آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علم غیب جانتے تھے انھیں علم غیب دیا گیا تھا۔

(۲۲) اُسی میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا:

لم تحط من علم الغیب بما اعلم[5]

جو علم غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اُسے محیط نہیں۔

(۲۳) امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

النبوۃ التی ھی الاطلاع علی الغیب[6]

نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علم غیب جاننا۔

(۲۴) اُسی میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا:

النبوأۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالٰی اطلعہ علٰی غیبہ[7]

حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو اپنے غیب کا علم دیا۔

---

[1] معالم التنزیل تحت آیۃ ۸۱/ ۲۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۴۲۲
لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) " " " " ۴/ ۳۹۹

[2] القرآن الکریم ۱۸/ ۶۵

[3] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۱۸/ ۶۵ دار الفکر بیروت ۳/ ۵۱۰

[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) " ۱۸/ ۶۷ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۵/ ۳۲۳

[5] " " " " ۱۸/ ۶۸ " " " " "

[6] المواہب اللدنیہ المقصد الثانی الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۷

[7] " " " " " " " ۲/ ۴۵ و ۴۶

www.alahazratnetwork.org

(۲۵) اُسی میں ہے:

قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب[1]

بے شک صحابہ کرام میں مشہور ومعروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

(۲۶) اُسی کی شرح زرقانی میں ہے:

اصحابہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جازمون باطلاعہ علی الغیب[2]

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔

(۲۷) علی قاری شرح بُردہ شریف میں فرماتے ہیں:

علمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاو لفنون العلم (الٰی ان قال) ومنہا علمہ بالامور الغیبیۃ[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اقسام علم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔

(۲۸) تفسیر امام طبری اور تفسیر درمنثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری ومسلم وغیرہ ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے:

انہ قال فی قولہ تعالٰی ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا ومایدریہ بالغیب[4]

انھوں نے فرمایا اللہ کے قول "ولئن سالتھم الخ" کی تفسیر میں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے بھلا وہ غیب کی باتیں کیا جانیں۔ (ت)

یعنی کسی کا ناقہ گم ہوگیا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ فلاں جنگل میں ہے۔" ایک منافق

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثامن الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۵۵۴

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " دار المعرفۃ بیروت ۷/ ۲۰۰

[3] الزبدۃ العمدۃ شرح البردۃ تحت شعر وواقفون لدیہ عند حدھم الخ جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۵۷

[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت آیۃ ۹/ ۶۵ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰/ ۱۹۶

الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ وغیرہ " " " " " " " ۴/ ۲۱۰

www.alahazratnetwork.org

بولا، "محمد غیب کیا جانیں"۔ اسی پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجئے کہ "اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے!

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

ان پر پہلا غضب ائمہ کے اقوال تھے کہ دریا سے قطرہ عرض کئے ان پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین ان مخالفینِ دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

دوسرا غضب اُس سے زیادہ آفت اُس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبداللہ ابن عباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علمِ غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

تیسرا غضب اُس سے عظیم تر اشد آفت مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبداللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علمِ غیب پر ایمان لا کر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

چوتھا غضب اُس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں خود اپنے لئے علمِ غیب بتا کر معاذ اللہ (خاکم بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں۔

پانچواں غضب اُس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گزری ہوئی آفت کہ سیدنا موسٰی کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً اللہ کے رسول و نبی اور اولوالعزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علمِ غیب ہے جو آپ کو نہیں، اور موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اُجرت سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصفِ وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رُو سے مُنہ بھر کلمہ کفر سُنا اور شربت کا گھونٹ پی کر چُپ رہے۔

خیر، ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا:

موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر کے لئے علمِ غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسٰی بدین خود مایاں بدین خود، حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے علمِ غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے

www.alahazratnetwork.org

کہ ناؤ کس نے ڈبوئی، خواجہ خضر نے۔

ابن عباس وصحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ:

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

(پیر نہیں اڑتے بلکہ مرید انھیں اڑاتے ہیں۔ ت)

لعنۃ اللہ علی الظٰلمین (ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت۔ ت)

مگر چھٹا غضب دُھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھادی، پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شانِ نزول نے توڑا، یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے، وہ اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتا ہے، وہ کلمہ گوئی کرکے مرتد ہوتا ہے۔ افسوس کہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ؎

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(ہم نے دوستوں سے دوستی کی امید رکھی تھی جو کچھ ہم نے گمان کیا وہ خود غلط تھا۔ ت)

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لئے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی، سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے وہی خدا وہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے، الٹا وہابیہ پر حکم کفر لگائے، سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا، معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتوٰی مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ (نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔ ت)۔

امر سوم

ذاتی وعطائی کی جانب علم کا انقسام اور علماء کی تصریحات

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کردیا، انھیں حق نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔

علم یقیناً اُن صفات میں سے ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے، تو ذاتی وعطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی، یونہی محیط وغیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے

www.alahazratnetwork.org

قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے یعنی علم ذاتی وعلم محیط حقیقی۔

تو آیات واحادیث واقوالِ علماء جن میں دوسرے کے لئے اثباتِ علمِ غیب سے انکار ہے اُن میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہا کہ حکمِ تکفیر کرتے ہیں انھیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر مبنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفتِ خاصہ دُوسرے کے لئے ثابت کی۔ اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لئے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاشا اللہ علم عطائی خدا کے ساتھ ہونا درکنار خدا کے لئے محال قطعی ہے کہ دوسرے کے دئے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لئے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط، حاشا اللہ علم محیط خدا کے لئے محال قطعی ہے جس میں بعض معلومات مجہول رہیں، تو علمِ عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا خدا کی صفتِ خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا۔ تکفیرِ فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لئے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہوسکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت غیر کے لئے ثابت کرنی چاہئے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے، کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کرسکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لایعقلون (لیکن نجدی بے عقل قوم ہے۔ ت)

(۲۹ و ۳۰) امام ابن حجر مکی فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وماذکرناہ فی الاٰیۃ صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالٰی فی فتاواہ فقال معناھا لایعلم ذٰلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی[1]

یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی امام نووی رحمہ اللہ تعالٰی نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تصریح کی، فرماتے ہیں آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذاتِ خود ہو اور جمیع معلومات کو محیط ہو۔

(۳۱) نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

انہ تعالٰی اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلاینافی ذٰلک اطلاع اللہ تعالٰی لبعض خواصہ علٰی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھن خمس لایعلمھن الا اللہ[2]

غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذا قال فلان یعلم الغیب مصطفی البابی مصر ص ۲۲۸

[2] افضل القرٰی لقراء ام القرٰی تحت شرح کذات العلوم الخ مجمع الثقافی ابوظبی ۴۴-۱۴۳

www.alahazratnetwork.org

(۳۲) تفسیر کبیر میں ہے:

قولہ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم بکل المعلومات[1]

یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تم فرمادو میں غیب نہیں جانتا، اس کے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں۔

(۳۳ و ۳۴) امام قاضی عیاض شفا شریف اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

(ھذہ المعجزۃ) فی اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الغیب (المعلومۃ علی القطع) بحیث لایمکن انکارھا والتردد فیھا لاحدٍ من العقلاء (لکثرۃ رواتھا و اتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب) وھذا لاینافی الآیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ باعلام اللہ تعالٰی لہ فامرٌ متحقق بقولہ تعالٰی فلایظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت خیر جمع کرلیتا۔ اس لئے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالٰے کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

(۳۵) تفسیر نیشاپوری میں ہے:

لا اعلم الغیب فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لایعلمہ الا اللہ[3]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ علم غیب جو بذاتِ خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔

---

[1] مفاتیح الغیب

[2] نسیم الریاض شرح الشفا للقاضی عیاض ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا ۳/ ۱۵۰

[3] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) تحت آیۃ ۶/ ۵۰ مصطفٰے البابی مصر ۶/ ۱۱۰

www.alahazratnetwork.org

(۳۶) تفسیر انموذج جلیل میں ہے:

معناہ لایعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ۔[1]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے۔

(۳۷) جامع الفصولین میں ہے:

یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ھو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ھو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالٰی اتجعل فیھا من یفسد فیھا الاٰیۃ لانہ غیب اخبر بہ الملٰئکۃ ظنا منھم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الاٰیۃ لما مر من التوفیق۔[2]

(یعنی فقہا نے دعوٰیِ علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہوسکتا) اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے اس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذاتِ خود علم غیب مانا جائے، خدا کے بتائے سے علمِ غیب کی نفی نہ کی، یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی، اور اس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے: فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کرے گا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے۔ ملائکہ غیب کی خبر بولے مگر ظنًا یا خدا کے بتائے سے، تو تکفیر اس پر چاہئے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علمِ غیب ملنے کا دعوٰی کرے نہ یوں کہ براہِ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے، ایسا علمِ غیب آیت کے کچھ منافی نہیں۔

(۳۸ و ۳۹) ردالمحتار میں امام صاحبِ ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے:

لو ادعٰی علم الغیب بنفسہ

اگر بذاتِ خود علمِ غیب حاصل کرلینے کا دعوٰی

---

[1] [illegible]

[2] جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۰۲

www.alahazratnetwork.org

یکفر[1]

کہے تو کافر ہے۔

(۴۰ تا ۴۴) اسی میں ہے:

قال فی التتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظہر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول اھ، قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات و ردوا علی المعتزلۃ المستدلین بھذہ الاٰیۃ علٰی نفیھا[2]

تاتارخانیہ میں ہے کہ فتاوٰی حجہ میں ہے، ملتقط میں فرمایا کہ "جس نے اللہ ورسول کو گواہ کرکے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اشیاء نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح مبارک پر عرض کیجاتی ہیں اور بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہے، اللہ تعالٰی فرماتا ہے: "غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو"۔ علامہ شامی نے فرمایا کہ بلکہ ائمہ اہلسنت نے کتب عقائد میں فرمایا کہ بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں فرماتی۔

(۴۵) تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان میں ہے:

لم ینف الا الدرایۃ من قبل نفسہ وما نفی الدرایۃ من جھۃ الوحی[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی۔

(۴۶ و ۴۷) تفسیر جمل شرح جلالین و تفسیر خازن میں ہے:

المعنی لا اعلم الغیب الا ان

آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا

---

[1] ردالمحتار کتاب الجہاد باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۷

[2] " کتاب النکاح قبیل فصل فی المحرمات " " " ۲/ ۲۷۶

[3] غرائب القرآن (تفسیر النیساپوری) تحت آیۃ ۴۶/ ۹ مصطفی البابی مصر ۸/ ۲۶۰

www.alahazratnetwork.org

یطلعنی اللہ تعالٰی علیہ[1]

اس کے معنٰی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا۔

(۴۸) تفسیر البیضاوی میں ہے:

لا اعلم الغیب مالم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل[2]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ جب تک کوئی وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذاتِ خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔

(۴۹) تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

وعندہ مفاتیح الغیب وجہ اختصاصہا بہ تعالٰی انہ لا یعلمہا کما ھی ابتداءً الا ھو[3]

یہ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔

(۵۰) تفسیر علامہ نیشاپوری میں ہے:

(قل لا اقول لکم) لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھی العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتہا عندہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باستجابۃ دعاءہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما ھی ولکنہ یکلم الناس علٰی قدر عقولہم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم ھذا مع انہ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی! فرمادو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں، بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں، اور وہ خزانے کیا ہیں، تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا علم حضور نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا

---

[1] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت الآیۃ ۷/ ۱۸۸ ۲/ ۲۸۰ و الفتوحات الالٰہیۃ (تفسیر الجمل)، ۳/ ۱۵۸

[2] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۶/ ۵۰ دار الفکر بیروت ۲/ ۴۱۰

[3] عنایۃ القاضی علٰی تفسیر البیضاوی " ۶/ ۵۸ دار صادر بیروت ۴/ ۷۳

www.alahazratnetwork.org

وسلم علمت ماکان وماسیکون[1] اھ مختصرًا۔

میں نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے۔ ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے انتہی۔

29/29

الحمدللہ اس آیۂ کریمہ کی کہ "فرمادو میں غیب نہیں جانتا" ایک تفسیر وہ بھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطۂ جمیع غیوب کی نفی ہے، نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔

دوسری وہ بھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علمِ غیب نہیں۔

اب بحمداللہ تعالٰی سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علمِ غیب ہے، اس لئے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہے۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

امرِ چہارم

علمِ غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

(۱) بلاشبہہ غیر خدا کے لئے ایک ذرّہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے اور منکر کافر۔

(۲) بلاشبہہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں ہوسکتا، مساوی درکنار تمام اولین و آخرین و انبیاء ومرسلین وملائکہ ومقربین سب کے علوم مل کر علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں، اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف علومِ الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں، اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق وغرب وجملہ کائنات از روزِ اول تا روزِ آخر کو محیط ہوجائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں

---

[1] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) تحت الآیۃ ۶/۵۰ مصطفی البابی مصر ۷/۱۱۲

www.alahazratnetwork.org

ہیں۔ روزِ اول و روزِ آخر دو حدیں ہیں۔ اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔
بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات۔

(۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دینے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

(۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء و تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت کس دل سے گوارا ہو۔ انھوں نے صاف کہہ دیا کہ:

(۱) حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں[1]

(۲) وہ اور تو اور اپنے خاتمے کا بھی حال نہ جانتے تھے[2] ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ:

(۳) خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم ان کے لئے مانے جب بھی شرک ہے[3]

(۴) اس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں[4]

(۵) اس پر عذر کہ ابلیس کی وسعتِ علم نص سے ثابت ہے، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے[5]

(۶) پھر ستم، قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لئے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] البراہین القاطعۃ بحث علم غیب مطبع بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃
[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃
[5] 〃 〃 〃 〃 〃 〃

www.alahazratnetwork.org

کے لئے اس کے ماننے پر جھٹ حکمِ شرک جڑ دیا یعنی خاص صفت ابلیس کے لئے تو ثابت ہے وہ تو خدا کا شریک ہے، مگر حضور کے لئے ثابت کرو تو مشرک ہو۔

(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہہ دیا کہ جیسا علمِ غیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے[1] انا للہ وانا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ ت)

اصل بحث ان کلماتِ ملعونہ کی ہے، خبثاء کا واکاٹ کر (پلیتہ ابدل کر) اس سے بچتے اور علم کے خاص وغیر خاص ہونے کی بحث بے علاقہ لے دوڑتے ہیں کہ علم غیب کو آیات واحادیث نے خاص بخدا بتایا ہے۔ فقہاء نے دوسرے کے لئے اس کے اثبات کو کفر کہا ہے۔ اس کا جواب تو اوپر معروض ہوچکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی ومحیط حقیقی ہے غیر کے لئے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

علمِ عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہم نے نہ غیر خدا کے لئے مانا نہ وہ نصوص واقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات سے پوچھئے کہ آیات و احادیث حصر واقوال فقہاء، علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انھیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتائیے کہ گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے لئے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے لئے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا اُن کے لئے علم ذاتی حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر، بر تقدیر اول قطعاً کافر ہو، بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی منہ سے وہ آیات وہ احادیث و اقوالِ فقہاء تم پر وارد۔ اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد۔

اب کہئے، مفر کدھر؟

ہاں مفر وہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علمِ غیب رکھتے ہیں، آیات واحادیث و اقوالِ فقہاء اُن کے لئے نہیں، وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نفیِ علم کے لئے ہیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین (خبردار! ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے۔ ت)

---

[1] تغییر العنوان مع حفظ الایمان دریبہ کلاں دہلی بھارت ص ۱۷

www.alahazratnetwork.org

امر پنجم

علمِ غیب کی اختلافی حدود اور مسلکِ عرفاء

فضلِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم جانے دیجئے۔ تتمہ کلام استماع فرمایئے، ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بے شمار علوم غیب جو مولٰی عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روزِ اوّل سے یومِ آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات واحادیث کا مفاد ہے یا ان میں تخصیص ہے۔

بہت اہلِ ظاہر جانبِ خصوص گئے ہیں، کسی نے کہا متشابہات کا، کسی نے کہا خمس کا، کسی نے کہا ساعت کا، اور عام علماء باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات واحادیث کو ان کے عموم پر رکھا ماکان ومایکون بمعنے مذکور میں ازانجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہرحال یہ مجموعہ بھی علومِ الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انباء المصطفٰی حاضر ہے۔

میں نے قصیدہ بردہ شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے، یہ مجموعہ ماکان ومایکون کا علم علومِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے، پھر علمِ الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ علمِ الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں وما قدروا اللہ حق قدرہٖ[1] (اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی قدر کرنے کا حق ہے۔ ت)

اور واقعی جب ان کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان ومایکون تو بڑی چیز ہے۔ خیر انھیں جانے دیجئے یہ خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علماءِ اہلسنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ وماتریدیہ کے مثل ہے کہ اصلاً محلِ لوم نہیں۔

ہاں ہمارا مختار قولِ اخیر ہے جو عام عرفائے کرام وبکثرت اعلام کا مسلک ہے، اس بارے میں بعض آیات واحادیث واقوالِ ائمہ حضرات کو فقیر کے رسالے انباء المصطفٰی میں ملیں گے، اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر وماکان ومایکون وغیرہ رسائلِ فقیر میں بحمد اللہ تعالٰی کثیر ووافر ہیں

---

[1] القرآن الکریم ۳۱/ ۳۴

www.alahazratnetwork.org

اور اقوالِ اولیائے کرام وعلمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار، یہاں بطور نمونہ صرف بعض اشاراتِ ائمہ پر اقتصار، وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار۔ حدیث صحیح جامع ترمذی جس میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

تجلّٰی لی کلّ شیءٍ وعرفتُ[1] — ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور فرمایا:

علمت ما فی السمٰوٰتِ وما فی الارض[2] — میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

(۵۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود" عبارت ست از حصول تمامۂ علوم جزئی وکلی و احاطہ آں[3] — "میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا" اس حدیث میں تمام علوم جزئی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔ (ت)

(۵۲) امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں: ؎

فان من جودك الدنیا وضرتها — ومن علومك علم اللوح والقلم[4]

یارسول اللہ! دنیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

(۵۳) علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

کون علمهما من علومه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و — لوح وقلم کا علم علومِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور کے علم متعدد انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق،

---

[1] جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص حدیث ۳۲۴۶ دارالفکر بیروت ۵/۱۶۰

[2] " " " " " " ۳۲۴۴ " " " ۵/۱۵۹

[3] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب المساجد مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۳۳

[4] مجموع المتون متن قصیدۃ البردۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۰

www.alahazratnetwork.org

دقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم۔[1]

دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات وصفاتِ الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۵۴) ام القرٰی شریف میں ہے:

وسع العٰلمین علمًا وحلمًا۔[2]

حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے۔

(۵۵) امام ابن حجر مکی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

لان اللہ تعالٰی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاٰخرین ماکان وما یکون۔[3]

اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہوگزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔

(۵۶ و ۵۷) نسیم الریاض میں ہے:

ذکر العراقی فی شرح المهذب انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن اٰدم علیه الصلٰوۃ والسلام الٰی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم اٰدم الاسماء۔[4]

امام عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر عرض کی گئیں تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ان سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے۔

(۵۸) اسی لئے امام بوصیری مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں: ؎

---

[1] الزبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ناشر جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۱۱۷

[2] مجموع المتون متن قصیدۃ الہمزیہ فی مدح خیر البریۃ المشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۸

[3] افضل القرا لقراء ام القرٰی

[4] نسیم الریاض الباب الثالث فصل فیما ورد من ذکر مکانته مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۲/ ۲۰۸

www.alahazratnetwork.org

لك ذات العلوم من عالم الغيـ ـب ومنها لآدم الاسماء[1]

عالم غیب سے حضور کے لئے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے نام۔

(۵۹ و ۶۰) امام ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں،

قد قال علماؤنا رحمهم الله تعالٰی ان الزائر یشعر نفسه بانه واقف بین یدیه صلی الله تعالٰی علیه وسلم کما هو فی حیاته اذ لا فرق بین موته وحیاته صلی الله تعالٰی علیه وسلم اعنی فی مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذٰلك عنده جلیّ لا خفاء فیه[2]

بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیاتِ ظاہر میں، اس لئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں، اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(۶۱) نیز مواہب شریف میں ہے،

لا شك ان الله تعالٰی قد اطلعه علٰی اکثر من ذٰلك والقی علیه علوم الاولین والاٰخرین[3]

کچھ شک نہیں کہ بلاشبہہ اللہ تعالٰی نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا۔

(۶۲ تا ۶۴) امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں:

النفوس القدسیة اذا تجردت

پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا

---

[1] مجموع المتون من قصیدة الهمزیة الشئون الدینیة دولة قطر ص ۱۱

[2] المدخل لابن الحاج فصل فی الکلام علٰی زیارة سید المرسلین دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۲

المواهب اللدنیة المقصد العاشر الفصل الثانی المکتب الاسلامی " ۴/۵۸۰

[3] " " المقصد الثامن الفصل الثالث " " " ۳/۵۶۰

www.alahazratnetwork.org

عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لھا حجاب فترٰی و تسمع الکل کالمشاھد[1]

ہوتی ہیں ملاءِ اعلیٰ سے مل جاتی ہیں اور ان کیلئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں۔

(۶۵) ملا علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ان روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[2]

نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

(۶۶) مدارج النبوۃ شریف میں ہے:

ہرچہ در دنیا است از زمانِ آدم تا اوان نفخۂ اولٰی بروے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم کرد و یارانِ خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد[3]

جو کچھ دُنیا میں ہے آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اُولٰی تک حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر منکشف کر دیا ہے یہاں تک کہ تمام احوال آپ کو اول سے آخر تک معلوم ہوگئے ان میں سے کچھ اپنے دوستوں کو بھی بتا دیے۔

(۶۷) نیز فرماتے ہیں قدس سرہٗ:

وھو بکل شئ علیم ووے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم داناست برہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق "فوق کل ذی علم علیم" شدہ۔ علیہ من الصلوات افضلھا و من التحیات اتمھا و اکملھا[4]

"وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے" اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام چیزوں کو جانتے ہیں۔ اللہ کی شانوں اور اس کے احکام اور صفات کے احکام اور اسماء و افعال و آثار میں، اور تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ کرلیا اور "فوق کل ذی علم علیم" کا مصداق ہوگئے، ان پر اللہ کی بہترین رحمتیں ہوں اور اتم و اکمل تحیات ہوں۔

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیثما کنتم فصلوا علی الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/۵۰۲

[2] شرح الشفاء للملا علی قاری فصل فی المواطن التی تستحب فیھا الصلوٰۃ والسلام دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۱۸

[3] مدارج النبوۃ باب پنجم، وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۴۴

[4] " " مقدمۃ الکتاب " " " ۱/۳۰۲

www.alahazratnetwork.org

(۶۸) شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

افاض علیّ من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلّی لہ حینئذٍ کل شئ کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی[1]

مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقامِ مقدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اس پر روشن ہوجاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج کے واقعہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی۔

(۶۹) نیز اسی میں ہے:

العارف ینجذب الی حیز الحق فیصیر عبداللہ فتجلّی لہ کل شئ[2]

عارف مقامِ حق تک کھنچ کر بارگاہِ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہوجاتی ہے۔

(۷۰) اُسی میں ولی فرد کے خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشأۃ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے۔ پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تو ظاہر ہے۔

واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظھور اٰثارھا واحکامھا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال[3]

رہے غیر انبیاء، ان میں وراثت کے منصب ہیں جیسے مجدد و قطب ہونا۔ اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور علم و حال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔

(۷۱) اسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرد کے بعد ہے:

بعد ذٰلک کلہ جبلت نفسہ نفسًا قدسیۃ لایشغلھا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر

اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ مرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے)

---

[1] فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالٰی مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے وقت کہا کرتا ہے محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۶۹

[2] " " " قدم صدق عند ربھم کی تفسیر محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۷۵

[3] " " مشہد آخر یعنی دقائق اور انکے اثرات " " " " ص ۲۸۰ و ۲۸۱

www.alahazratnetwork.org

بها الآن و انما الآتی تفصیل لاجمال[1]

اور اب سے لے کر اُس وقت تک کہ وہ سب سے جُدا ہو کر مرکزِ عالم سے جا ملے یعنی وقتِ وفات تک جو کچھ حال اس پر آنے والا ہے اُس سب کی اس وقت اسے خبر ہے، وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

(۷۲) امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ھذا مع انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان لایکتب ولکنہ اوتی علم کل شئ حتی قد وردت آثار بمعرفتہ حروف الخط وحسن تصویرھا کقولہ لاتمدوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ ابن شعبان من طریق ابن عباس وقولہ الحدیث الآخر الذی روی عن معویۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولاتعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمٰن وجود الرحیم[2]

یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے، جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو)" دوسری حدیث (مسند الفردوس) میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اسکے دندانے جُدا رکھو اور میم اندھا نہ کردو (اس کے چشمہ کی سفیدی کھلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمٰن میں کشش ہو (رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔

(۷۳ و ۷۴) امام شعرانی قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سید علی خواص

---

[1] فیوض الحرمین مشہد آخر الیعنی دقائق اور ان کے اثرات محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۸۶-۲۸۵

[2] الشفاء بحقوق المصطفٰی فصل ومن معجزاتہ الباہرۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۲۹۸ و ۲۹۹

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل:

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وقد ولج حین اسری بہ عالم الاسماء الذی اولھا مرکز الارض واخرھا السماء الدنیا بجمیع احکامھا وتعلقاتھا ثم ولج البرزخ الٰی انتھائہ وھو السماء السابعۃ ثم ولج عالم العرش الٰی مالا نھایۃ الیہ، وانفتح فی برزخیتہ تصور العوالم الالٰھیۃ والکونیۃ اھ[1] ملتقطاً۔

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی اول وآخر وظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکزِ زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لئے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لاانتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی وسفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں۔

(۷۵) تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ "وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض[2]" (اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ ت) فرمایا:

الاطلاع علی اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل واحد من مخلوقات ھذا العالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا واحوالھا مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیھم الصلٰوۃ والسلام ولھذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللھم ارنا الاشیاء کما ھی[3]

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور جزموں ہر ہر مخلوق میں حکمتِ الٰہیہ کے آثار پر انھیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلٰوۃ والسلام، اسی لئے حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی! ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے اھ۔

اقول یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس، نوع، صنف، شخص، جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل

---

[1] الجواہر والدرر علی ہامش الابریز مصطفی البابی مصر ص ۲۱۱ تا ۲۱۳

[2] القرآن الکریم ۶/ ۷۶

[3] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۶/ ۷۵ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۱۳/ ۴۵

www.alahazratnetwork.org

جانتے ہیں، وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہے، بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بہت بڑھ کر کہنا چاہئے۔

گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلسِ میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکمِ شرک جڑ دیا کہ "شرک نہیں تو کون سا حصہ ایمان کا ہے۔"[1]

تو امام کہ صرف زمین درکنار، زمین و آسمان و فرش و عرش و تمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف و اشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلکہ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہئے والعیاذ باللہ تعالٰی، ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالۃً علوم غیب اور ان کے عطا و نیابت سے ان کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے، جیسا کہ عنقریب آتا ہے، وللہ الحمد۔

(۷۶) یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہے:

الاطلاع علٰی تفاصیل اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا و انواعھا و اصنافھا واشخاصھا وعوارضھا و لواحقھا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء و لھذا قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی دعائہ "ارنی الاشیاء کما ھی"[2]

ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمت الٰہیہ پر ان کی جنسوں، نوعوں، قسموں اور فردوں نیز عوارض و لواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا۔ (ت)

اس میں اٰثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھٰذا العالم کی جگہ ھٰذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے، اور اجناس و انواع و اصناف و اشخاص کے ساتھ عوارض و لواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر و اعراض میں تصریح تر ہو، اگرچہ اجناس عالم

---

[1] البراہین القاطعۃ بحث علم غیب مطبع بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

[2] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) آیۃ ۶/۷۵ مصطفٰی البابی مصر ۷/۱۴۱

www.alahazratnetwork.org

میں عوارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیر مشوب بالخطاء والوہم (غلطی اور وہم کی آلائش سے پاک۔ت) کی تاکید ہو۔ فجزاہم اللہ تعالٰی خیر جزاء آمین۔

(۷۷) نیشاپوری میں زیر آیۂ کریمہ "وجئنابك علٰی ھٰؤلاء شھیدا"[1] (اور اے محبوب! تمھیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔ت) فرمایا:

لانّ روحہٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شاھد علٰی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول ماخلق اللہ روحی[2]

یہ جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ہم تمھیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے" اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ انور تمام جہان میں ہر ایک کی رُوح، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس ان کی نظرِ کریم سے اوجھل نہیں، جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا حضور کے سامنے ہی ہوا)۔

(۷۸) حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی قدس سرہٗ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبدالعزیز بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے آیۂ کریمہ "وعلّم اٰدم الاسماء کلّھا"[3] (اور اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ت) کے متعلق فرمایا:

المراد بالاسماء الاسماء العالیۃ لا الاسماء النازلۃ فان کل مخلوق لہ اسمٌ عالٍ واسم نازل، فالاسم النازل ھو الذی یشعر بالمسمّٰی فی الجملۃ والاسم العالی ھو الذی

اس کلام نورانی و اعلام ربانی ایمان افروز، کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمّٰی سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے۔ اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہوجاتا ہے

---

[1] القرآن الکریم ۴/۴۱
[2] غرائب القرآن
[3] القرآن الکریم ۲/۳۱

www.alahazratnetwork.org

یشعر باصل المسمّٰی ومن ای شئ ھو و بفائدۃ المسمّٰی ولای شئ یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ھٰذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وھٰکذا کل مخلوق، والمراد بقولہ تعالٰی "الاسماء کلھا" الاسماء التی یطیقھا اٰدم ویحتاج الیھا سائر البشر او لھم بھا تعلق وھی من کلّ مخلوق تحت العرش الٰی ما تحت الارض فیدخل فی ذٰلک الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن وما بینھن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذٰلک ناطق اوجامدٌ الّا اٰدم یعرف من اسمہ تلک الامور الثلٰثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ من این خلقت ولای شئ خلقت وترتیب مراتبھا وجمیع ما فیھا من الحور وعدد من یسکنھا بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذٰلک ویعلم من لفظ السماء مثل ذٰلک ولای شئ کانت الاولٰی فی محلھا والثانیۃ وھٰکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملٰئکۃ من ای شئ خلقوا ولای شئ خلقوا وکیفیۃ خلقھم وترتیب مراتبھم وبای شئ استحق

کہ مسمّٰی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے انھوں نے حسبِ طاقت وحاجتِ بشری تمام اشیاء جان لیں، اور یہ زیرِ عرش سے زیرِ فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت و دوزخ وہفت آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق و غیر ناطق ان کے صرف نام سُننے سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوگیا کہ عرش سے فرش تک ہر شے کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب سے اس شکل پر ہے۔ جنت کا نام سُنتے ہی انھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لئے بنی اور اُس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور جس قدر اُس میں حُوریں ہیں اور قیامت کے بعد اتنے لوگ اُس میں آجائیں گے، اسی طرح نار (دوزخ)، یُوں ہی آسمان، اور یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہُوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا، اسی طرح ملائکہ کا لفظ سُننے سے انھوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیونکر بنے اور انکے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا۔ اسی طرح عرش سے زیرِ زمین تک ہر فرشتے کا حال۔ اور یہ

www.alahazratnetwork.org

هذا الملك هذا المقام واستحق غيره مقاماً آخر وهكذا فی کل ملك فی العرش الی ما تحت العرض فهذه علوم آدم واولاده من الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام والاولیاء الکمل رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین و انما خص آدم بالذکر لانه اول من علم هذه العلوم ومن علمها من اولاده فانما علمها بعده ولیس المراد انه لا یعلمها الا آدم و انما خصصناها بما یحتاج الیه و ذریته و بما یطیقونه لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطة بمعلومات الله تعالٰی وانما قال تنزلت اشارة الی الفرق بین علم النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم بهذه العلوم و بین علم آدم وغیره من الانبیاء علیهم الصلوٰة بها فانهم اذا توجهوا الیها یحصل لهم شبه مقام عن مشاهدة الحق سبحانه وتعالٰی واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحانه وتعالٰی حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم و نبینا صلی الله تعالٰی علیه وسلم لقوته لا یشغله هذا عن هذا فهو اذا توجه نحو الحق سبحانه وتعالٰی حصلت له المشاهدة التامة وحصل له مع ذلك مشاهدة هذه العلوم وغیرها مما لا یطلق واذا توجه نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق

تمام علوم صرف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کا نام خاص اس لئے لیا کہ ان کو یہ علوم پہلے ملے، پھر فرمایا کہ ہم نے بقدر طاقت و حاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اس لئے رکھا کہ جملہ معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہٗ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہے اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آجاتی ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا، وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اور ان کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے، پاکی و بلندی اُسے جس نے اُن کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں، صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

سبحٰنہ وتعالٰی فلا تحجبہ مشاھدۃ الحق عن مشاھدۃ الخلق ولا مشاھدۃ الخلق عن مشاھدۃ الحق سبحٰنہ وتعالٰی[1] تعالٰی علیہ وسلم۔

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویۃ الایمان وبراہین قاطعہ کی شرک دانی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بھانیو، کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا سیعلمون غدًا من الکذاب الاَشِرُ[2] (بہت جلد کل جان جائیں گے کون تھا بڑا جھوٹا اترونا۔ ت)۔

اَشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) اَشرِ قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

(۲) اَشرِ فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی واشر فعلی دونوں ہیں، قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[3] (اللہ انھیں مارے کیا اوندھے جاتے ہیں۔

حضرت سیدی شاہ عبدالعزیز قدسنا اللہ بسرہ العزیز، اجلۂ اکابر اولیاء عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں، بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں، لہذا مناسب کہ اس پاک، مبارک، لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ، مسلمانوں کے مولٰی، اللہ واحد قہار کے غالب شیر، سیدنا امیر المومنین مولٰی علی مشکلکشا حاجت روا، کافر کش، مومن پناہ کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگانِ زرد کے برادر شغال اُس اسدِ ذوالجلال کی بُو سونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے والے منہ میں قہر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگیں۔

(۷۹) ابن النجار ابوالمعتمر مسلم بن اوس وجاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابوالائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اُسأل عن شئ دون العرش الا

مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں

---

[1] الابریز الباب السابع دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۲ و ۳۸۳

[2] القرآن الکریم ۵۴/۲۶

[3] " ۹/۳۰

www.alahazratnetwork.org

اخبرت عنہ[1] بتادوں گا۔

30/30

عرش کے نیچے کرسی، ہفت آسمان، ہفت زمین اور آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثریٰ تک سب داخل ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جو شے مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۸۰) امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

قال شھدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لا تسألونی عن شئ الی یوم القیٰمۃ الاحدثتکم بہ[2]

میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا امیرالمومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا، مجھ سے دریافت کرو خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔

امیرالمومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل، جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

(۸۱ تا ۸۴) ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق کتب فیہ لاھل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ وکل ما یکون الی یوم القیٰمۃ[3]

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انھیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا۔

(۸۵) علامہ سید شریف رحمہ اللہ تعالٰی شرح مواقف میں فرماتے ہیں:

الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ تعالٰی

یعنی جفر و جامعہ امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم

---

[1]

[2] جامع بیان العلم وفضلہ باب فی ابتداء العالم جلساء بالفائدۃ وقولہ سلونی دارالفکر بیروت ۱/۱۳۸

[3] حیوۃ الحیوان الکبرٰی تحت لفظ الجفرۃ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۹

وفیات الاعیان ترجمہ عبدالمومن صاحب المغرب ۴۰۸ھ دارالثقافت بیروت ۳/۲۴۰

www.alahazratnetwork.org

عنه قد ذکر فیهما علی طریقة علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمة المعروفون من اولاده یعرفونهما و یحکمون بهما وفی کتاب قبول العهد الذی کتبه علی بن موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنهما الی المامون انك قد عرفت من حقوقنا ما لم یعرفه اٰباؤك فقبلت منك عهدك الّا ان الجفر والجامعة یدلان علی انه لایتم ولمشائخ المغاربة نصیب من علم الحروف ینتسبون فیه الی اهل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیر فیه بالرموز الی احوال ملوك مصر و سمعت انه مستخرج من ذینك الکتابین اھ[1]

کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے اُن دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختمِ دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرما دیئے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالٰی عنہم اُن کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسٰی کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے بعد ولیعہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے، اس لئے میں تمہاری ولیعہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر و جامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخِ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں، اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہانِ مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سُنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں انتہٰی۔

اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالٰی فقیر کے رسالہ مجتلی العروس[۲۸] و مراد النفوس[۱۳] میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

(۸۶) حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح

عزتِ الٰہی کی قسم بیشک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ

---

[1] شرح المواقف النوع الثانی المقصد الثانی منشورات الشریف الرضی قم ایران ۶/ ۲۲

www.alahazratnetwork.org

المحفوظ[1] میں ہے۔

(۸۷) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقوارۃ یریٰ ما فی بواطنکم وظواھرکم[2]۔

اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمھیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو، میں تمھارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

(۸۸) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

قلبی مطلع علی اسرار الخلیقۃ ناظر الی وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رویۃ سواہ حتی صار لوحًا ینقل الیہ ما فی اللوح المحفوظ و سلم علیہ ازمۃ امور اھل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم[3]۔

میرا دل اسرارِ مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے، اللہ تعالٰی نے اسے رویت ماسوا کے میل سے صاف کردیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے، جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہے (اللہ تعالٰی نے) تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں، جسے چاہیں منع فرمادیں۔

(۸۹ و ۹۰ و ۹۱) والحمد للہ رب العالمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلّہ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحبِ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار، و امام اجل سیدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحبِ خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے بہ اسانیدِ صحیحہ روایت فرمائے، اور علی قاری وغیرہ علمائے نزہۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کئے۔

(۹۲) عارف کبیر احد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ترقیات کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۵۰

[2] " " " " " " " " " " " ۵۵

[3] " " " " " " " " " " " " " " " "

www.alahazratnetwork.org

اطلعه علی غیبه حتی لا تنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ الا بنظرہ[1]

اللہ تعالٰی اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اُگتا اور کوئی پتّہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے۔

(۹۳) عارف باللہ حضرت سیّدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

العارف من جعل اللہ تعالٰی فی قلبہ لوحًا منقوشًا باسرار الموجودات و بامدادہ بانوار حق الیقین یدرک حقائق تلک السطور علی اختلاف اطوارھا و یدرک اسرار الافعال فلا تتحرک حرکۃ ظاھرۃ ولا باطنۃ فی الملک والملکوت الا و یکشف اللہ تعالٰی عن بصیرۃ ایمانہ و وعین عیانہ فیشھدھا علمًا وکشفًا[2]

عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالٰی نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ انکے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی، مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اس کے ایمان کی نگاہ اور اس کے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اسے دیکھتا ہے اور اپنے علم وکشف سے جانتا ہے۔

(۹۴) (مذکورہ بالا) یہ دونوں کلام کریم سیّدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقاتِ کبرٰی میں نقل کئے۔

(۹۵) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے:

زمین در نظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست[3]

اس گروہ کی نظر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔ (ت)

(۹۶) حضرت خواجہ بہاءُ الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ کلامِ پاک نقل کرکے فرماتے:

وما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست ہیچ چیز از نظرِ ایشاں غائب نیست[4]

ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

---

[1] قول سیّد احمد رفاعی

[2] الطبقات الکبرٰی ترجمہ ۲۷۴ رسلان الدمشقی دارالفکر بیروت ص ۲۱۴

[3] نفحات الانس ترجمہ خواجہ بہاءُ الحق والدین النقشبندی انتشارات کتابفروشی ص ۳۸۷

[4] " " " " " " " " " " " " " ص ۸۸-۳۸۷

www.alahazratnetwork.org

گنگوہی صاحب! اب اپنے شیطانی شرک براہین کی خبر لیجئے۔

(۹۷) یہ دونوں ارشاد مبارک حضرت مولٰنا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس میں ذکر کئے۔

(۹۸) امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاک والجنۃ والنار، وانما الرجل من نفذ بصرہ الٰی خارج ھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحٰنہ وتعالٰی۔[1]

مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان وجنت ونار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں، مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اُسے مُوجدِ عالم سبحٰنہ وتعالٰی کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

(۹۹) یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواھر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا۔

(۱۰۰) ابریز شریف میں ہے:

سمعتہ رضی اللہ تعالٰی عنہ احیانا یقول ما السمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الاکحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض۔[2]

یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بارہا سُنا کہ فرماتے: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعتِ نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدانِ لق ودق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

(۱۰۱) امام شعرانی کتاب الجواھر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

الکامل قلبہ مرأۃ للوجود العلوی والسفلی کلہ علی التفصیل۔[3]

کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے۔

(۱۰۲) امام رازی تفسیر کبیر میں رَدِ معتزلہ کے لئے حقیقتِ کراماتِ اولیاء پر دلائل قائم کرتے ہیں فرماتے ہیں:

الحجۃ السادسۃ لاشک ان المتولی للافعال ھو الروح لا البدن ولھذا نری ان کل من کان اکثر علماً باحوال عالم الغیب

یعنی اہل سنّت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ کہ بدن۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اس کا

---

[1] الیواقیت والجواہر البحث الرابع والثلاثون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۷۰

[2] الابریز الباب السادس مصطفٰی البابی مصر ص ۲۴۲

[3] الجواہر والدرر علٰی ہامش الابریز " " " ۲۲۳

www.alahazratnetwork.org

کان اقوی قلبًا ولہذا قال علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ واللہ ماقلعت باب خیبر بقوۃ جسدانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ وکذٰلک العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالٰی کنت لہ سمعًا وبصرًا فاذا صار نور اجلال اللہ تعالٰی سمعًا لہ سمع القریب و البعید واذا صار ذٰلک النور بصرًا لہ رای القریب والبعید واذا صار ذٰلک النور یدا لہ قدر علی التصرف فی الصعب و السہل والبعید والقریب[1]

دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ ولہذا مولٰی علی نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے۔ اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اس کے کان آنکھ ہوجاتا ہوں تو جب اجلالِ الٰہی کا نور اُس کا کان ہوجاتا ہے۔ بندہ نزدیک، دُور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دُور میں تصرفات کرتا ہے۔

(۱۰۳) حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلوی دفتر ثالث مثنوی شریف میں موزہ وعقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود　　دل دراں لحظہ بخود مشغول بود[2]

(اگرچہ ہر غیب خدا نے ہم کو دکھایا ہے لیکن دل اس وقت اپنی ذات میں مشغول تھا۔ت)

(۱۰۴) مولانا بحر العلوم ملک العلماء قدس سرہٗ شرح میں فرماتے ہیں:

محمد رضا گفتہ اے فکر تن نداشت و از جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیاء مستور شوند انتہی، معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ می کرد و ذات باحدیت جمیع اسماء در دل ست پس بسبب

یعنی محمد رضا کہتا ہے دل کو بدن کی فکر نہ تھی اور استغراق کی وجہ سے بعض غیوب انبیاء سے چھپ جاتے ہیں انتہی، شعر کے معنی یہ ہیں کہ دل ذات دل کا مشاہدہ کر رہا تھا اور ذات احدیت تمام اسماء کے ساتھ دل میں ہے، پس اس

---

[1] مفاتیح الغیب (تفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۱۸/ ۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۱/ ۷۷

[2] مثنوی معنوی ربودن عقاب موزۂ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۸۱

www.alahazratnetwork.org

استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند و ایں وجہ وجیہ است[1]

مشاہدہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے توجہ عالم کی طرف نہ تھی اس لئے بعض حالات پوشیدہ رہے۔ یہ بہترین توجیہ ہے۔ (ت)

(۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸) امام قرطبی شارح صحیح مسلم، پھر امام عینی بدر محمود، پھر امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری، پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث وخمس لا یعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

فمن ادعٰی علم شئ منھا غیر مسند الٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان کاذبًا فی دعواہ[2]

یعنی جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شئے کے علم کا ادعا کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں، اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں اور جو حضور کی تعلیم سے ان کے علم کا دعوٰی کرے اس کی تکذیب نہ ہوگی۔

(۱۰۹) روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے:

اما قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ھو ففسر بانہ لا یعلمھا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالٰی فان ثمہ من یعلمھا وقد وجدنا ذٰلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنٰی ہیں کہ بذاتِ خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہے، مگر خدا کے بتائے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بیشک یہاں ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص

---

[1]

[2] عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱/۲۹۰
ارشاد الساری شرح البخاری " " " " دار الکتاب العربی بیروت ۱/۱۴۱

www.alahazratnetwork.org

علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ وقبلہ[1]

ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ ان کو معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔

(۱۱۰) شیخ محقق قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالٰی منہ[2]

مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے۔

(۱۱۱) علامہ بیجوری شرح بُردہ شریف میں فرماتے ہیں:

لم یخرج صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالٰی بھٰذہ الامور ای الخمسۃ[3]

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو ان پانچ غیبوں کا علم دے دیا۔

(۱۱۲) علامہ شنوانی نے جمع النہایۃ میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ:

قد ورد ان اللہ تعالٰی لم یخرج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علٰی کل شئ[4]

بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دُنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا۔

(۱۱۳) حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ھو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئ من الخمس المذکورۃ فی الاٰیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذٰلک والاقطاب السبعۃ من امتہ

یعنی قیامت کب آئے گی، مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہوگا، فلاں کہاں مرے گا، یہ پانچوں غیب جو آیہ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] روض النضیر شرح الجامع الصغیر

[2] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح تحت الحدیث ۳ مکتبۃ المعارف العلیہ لاہور ۱/۷۳

[3] حاشیۃ الباجوری علی البردۃ تحت البیت فان من جودک الدنیا الخ مصطفی البابی مصر ص ۹۲

[4]

www.alahazratnetwork.org

الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین و والاٰخرین الذی ھو سبب کل شئ ومنہ کل شئ[1]

تعالٰی علیہ وسلم پر مخفی نہیں، اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں، حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور اُن کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شئے انھیں سے ہے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۱۴) نیز ابریز عزیز میں فرمایا:

قلت للشیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ فان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالٰی عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھٰذہ الخمس[2]

یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں، علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کا علم تھا، دوسرا انکار کرتا ہے۔ اس میں حق کیا ہے؟ فرمایا (جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہلِ تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے۔

(۱۱۵) تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ "عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول[3]" فرمایا:

ای وقت وقوع القیٰمۃ من غیب

یعنی قیامت کے واقع ہونے کا وقت اس غیب

---

[1]

[2] الابریز الباب الثانی مصطفٰی البابی مصر ص ۱۶۷ و ۱۶۸

[3] القرآن الکریم ۷۲/۲۶

www.alahazratnetwork.org

الذی لا یظھرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا احملتم ذٰلک علی القیٰمۃ فکیف قال "الا من ارتضی من رسول" مع انہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہٗ عند قرب القیٰمۃ۔[1] (ملخصًا)

میں سے ہے جس کو اللہ تعالٰی کسی پر ظاہر نہیں کرتا اگر کہا جائے کہ جب تم نے آیت کو علمِ قیامت پر محمول کیا تو کیسے اللہ نے فرمایا الا من ارتضی من رسول، باوجودیکہ یہ غیب اللہ کسی پر ظاہر نہیں کرے گا، ہم جواب دیں گے کہ قیامت کے قریب ظاہر کریگا۔ (ت)

اس نفیس تفسیر نے صاف معنٰی آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ وقتِ قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۱۱۶) علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالٰی کے کرامات اولیاء سے انکار اور ان کے شبہاتِ فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں:

الخامس وھو فی الاخبار عن المغیبات قولہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول خص الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء مرتضین، الجواب ان الغیب ھٰھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیٰمۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع

یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علمِ غیب کے بارے میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہوسکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو، جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت[عہ] نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنٰی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقًا اولیاء کے علومِ غیب کی نفی

عہ **فائدہ**: اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہلسنت سے ثابت ہوا کہ وہابیہ معتزلہ سے بھی بہت خبیث تر ہیں معتزلہ کو صرف اولیائے کرام کے علومِ غیب میں کلام تھا انبیاء کے لئے مانتے تھے، یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہوگئے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ائمہ اہلسنت انبیاء و اولیاء سب کے لئے مانتے ہیں وللہ الحمد ۱۲ منہ

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۷۲/ ۲۶ المطبعۃ البھیۃ المصریۃ مصر ۳۰/ ۱۶۸

www.alahazratnetwork.org

علیہ بعض الرسل من الملٰئکۃ او البشر فیصح الاستثناء[1]

ہوسکے بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوعِ قیامت مراد ہے (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے (تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی، نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے۔ اس پر اگر شبہہ کیجئے کہ اللہ تو رسولوں کا استثناء فرمارہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے، اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو رسولوں کا بھی استثناء نہ رہے گا کہ یہ تو اُن کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ) ملائکہ یا البشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثناء کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے۔

(۱۱۷) امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں:

لایعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ من یشاء من غیبہ و الولی التابع لہ یاخذ عنہ[2]

کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انھیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقتِ قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لئے راہ رکھی، مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے، اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

(۱۱۸ و ۱۱۹) علامہ حسن بن علی عدلی حاشیہ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں:

الحق کما قال جمع ان اللہ سبحٰنہ

یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علماء نے

---

[1] شرح المقاصد المبحث الثامن الولی ھو العارف باللہ تعالٰی دارالمعارف النعمانیۃ لاہور ۲/ ۲۰۴ و ۲۰۵

[2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الرعد دارالکتاب العربی بیروت ۷/ ۱۸۶

www.alahazratnetwork.org

وتعالٰی لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض[1]

فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اس سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا، ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

(۱۲۰) علامہ عشماوی کتاب مستطاب عجب العجاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں فرماتے ہیں:

قیل انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوتی علمہا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیہا بالکتمان وھٰذا القیل ھو الصحیح[2]

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہوگیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا، اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

الحمدُ للہ یہ بطورِ نمونہ ایک سو بیس[۱۲۰] عباراتِ قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اس کے گھر کی طرح بفضلہٖ تعالٰی تحت الثرٰی پہنچتی ہے، اور بحمدہٖ تعالٰی یہ کل سے جُز ہیں، ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ وعظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالئ الجیب بعلوم الغیب[۱۳] و رسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون[۱۳] ملاحظہ ہوں کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے، اور حُبِّ مصطفٰے کے چاند چمکتے، اور تعظیمِ حضور کے سورج دمکتے، اور نورِ ایمان کے تارے جھلکتے، اور حق کے باغ لہکتے، اور تحقیق کے پھول مہکتے، اور ہدایت کے پھول چہکتے، اور نجدیت کے کوّے سسکتے، اور وہابیت کے بوم بلکتے، اور مذبوح گستاخ پھڑکتے، والحمد للہ رب العٰلمین۔

وہابیہ خذلہم اللہ تعالٰی ان نصوص قاہرہ کے مقابل اِدھر اُدھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص

عہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[1]

[2] عجب العجاب شرح صلوٰۃ سید احمد کبیر بدوی

www.alahazratnetwork.org

غیوب نقل کرلاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت، کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔

فقیر گزارش کرچکا کہ مسئلہ عموم وخصوص اُن اجماعات بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے علمائے اہلسنت کا خلافیہ (اختلافی) عامۂ اولیاءِ کرام وبکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم ومفادِ احادیثِ حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔

اور بہت اہلِ رسوم جانبِ خصوص گئے، اُن میں بھی شاید نرے متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لئے اس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائرِ نفیسہ فقیر کے رسالے "انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شئ" (۱۳۲۰ھ) میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر، ہم نے کیا دعوئ اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔

وہاں تم اپنی جہالت سے مدعیِ اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے۔ تو ہر طرح تم پر قہر کی مار ہے ایجابِ جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنون کا شعار ہے۔

تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ ہم سو نصوص عموم میں دکھائیں گے، پھر ظواہر قرآن وحدیث و عامۂ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں، اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ان کا رب فرما چکا کہ علمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما[1] سکھا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔

جسے اللہ بڑا کہے اسے گھٹائے کیونکر بنے، معہذا اگر بفرض باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو، مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث وتصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالٰی اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔

اور اگر واقع میں وہ فضلِ الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمھارا معاملہ معکوس ہوا، فایّ الفریقین احق بالامن[2] خیال کرلو کونسا فریق زیادہ مستحقِ امن ہے۔

غرض یہاں چند پریشان عبارات خصوص کا سنانا محض جہل ہے یا سخت مکر۔ کلام تو اس میں ہے

---

[1] القرآن الکریم ۴/۱۱۳ [2] القرآن الکریم ۶/۸۱

www.alahazratnetwork.org

کہ تم اقوال عموم بمعنی مرقوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک وکفر جڑ رہے ہو۔ گنگوہی جی کی قاطعۂ براہین دیکھو صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے، علم محیط زمین ٹھہرا دیا۔ پھر اسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک پھٹا دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا کروڑ درجے بڑا ہے پھر ما کان وما یکون کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمۂ دین وعلمائے معتمدین میں گزریں، اس کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو پدموں سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔

یونہی تمہارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا۔ پھر گنگوہی جی کا شرک تو میلاد مبارک کی اطلاع پر اُچھلا تھا، ان امام جی نے ایک پتے کے پتے ہی جاننے پر شرک اُگل دیا۔

تمام علماء، اولیاء، صحابہ، انبیاء وہابیوں کی تکفیر کا نشانہ

اب دیکھئے کہ گنگوہی و اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، علماء و محدثین وفقہاء ومفسرین ومتکلمین و اولیاء وصحابہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو کافر بنا دیا۔

انھیں کو گنئے جن کے اقوال وارشادات اس مختصر میں گزرے:

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
(۲) مولٰنا ملک العلماء بحر العلوم
(۳) علامہ شامی صاحب ردالمحتار
(۴) ائمۂ اہلسنت ومصنفان عقائد
(۵) شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی
(۶) علامہ شہاب الدین خفاجی
(۷) امام فخر الدین رازی
(۸) علامہ سید شریف جرجانی
(۹) علامہ سعد الدین تفتازانی
(۱۰) علی قاری مکی
(۱۱) امام ابن حجر مکی
(۱۲) علامہ محمد زرقانی
(۱۳) علامہ عبدالرؤف مناوی
(۱۴) علامہ احمد قسطلانی
(۱۵) امام قرطبی
(۱۶) امام بدرالدین عینی
(۱۷) امام بغوی (صاحب تفسیر معالم)
(۱۸) شیخ علاؤ الدین علی بغدادی (صاحب تفسیر خازن)
(۱۹) علامہ بیضاوی
(۲۰) علامہ نظام الدین نیشاپوری (صاحب تفسیر غرائب القرآن)

www.alahazratnetwork.org

(۲۱) علامہ جمل (شارح جلالین)
(۲۲) امام ابوبکر رازی (صاحب تفسیر انموذج جلیل)
(۲۳) امام قاضی عیاض
(۲۴) امام زین الدین عراقی
(استاد امام ابن حجر عسقلانی)
(۲۵) حافظ الحدیث احمد سلجماسی
(۲۶) ابن قتیبہ
(۲۷) ابن خلکان
(۲۸) امام کمال الدین دمیری
(۲۹) علامہ ابراہیم بیجوری
(۳۰) علامہ شنوانی
(۳۱) علامہ مدابغی
(۳۲) علامہ ابن عطیہ
(۳۳) علامہ عشماوی
(۳۴) امام ناصر الدین سمرقندی (صاحب ملتقط)
۳۵ علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل
(صاحب جامع الفصولین)
(۳۶) شیخ عالم بن صاحب تاتارخانیہ
(۳۷) امام فقیہہ صاحب فتاوی حجہ
(۳۸) امام عبد الوہاب شعرانی
(۳۹) امام یافعی
(۴۰) امام اوحد ابوالحسن شطنوفی
(۴۱) امام ابن حجر مکی
(۴۲) امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف
(۴۳) حضرت مولانا جامی
(۴۴) حضرت مولوی معنوی
(۴۵) حضرت سید عبد العزیز دباغ
(۴۶) حضرت سیدی علی خواص
(۴۷) حضرت خواجہ بہاء الحق والدین
(۴۸) حضرت خواجہ عزیزان رامتینی
(۴۹) حضرت شیخ اکبر
(۵۰) حضرت سیدی علی وفا
(۵۱) حضرت سیدی رسلان دمشقی
(۵۲) حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی
(۵۳) حضرت سیدی ابو سلیمان دارانی
(۵۴) حضرت قطب کبیر سید احمد رفاعی
(۵۵) حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم
(۵۶) حضرت امام علی رضا
(۵۷) حضرت امام جعفر صادق
(۵۸) حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار
(۵۹) امام مجاہد
(۶۰) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس
(۶۱) حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضی
(۶۲) عامہ صحابہ کرام
(۶۳) حضرت خضر بلکہ
(۶۴) حضرت موسی بلکہ
(۶۵) (خاک بر دہن دشمنان) خود حضور سید الانبیاء
(صلے اللہ تعالی علیہ وسلم) بلکہ
(۶۶) (لعنۃ اللہ علی الظالمین) خود اللہ
رب العالمین۔

www.alahazratnetwork.org

31 ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]۔

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔ عنقریب ظالم جانیں گے کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں۔(ت)

یہ گنتی میں تو چھیاسٹھ ۶۶ ہیں اور ان میں ائمہ اہلسنت، مصنفانِ عقائد جن کا حوالہ علامہ شامی نے دیا، اور ائمہ اطہار جن کا حوالہ علامہ سید شریف نے اور تمام صحابہ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی وعلامہ زرقانی نے دیا سب خود جماعتیں ہیں۔

اور ہے یہ کہ جب اللہ ورسول تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن وانس وملک تمام مومنین سب ہی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے۔

ان بے دینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہہ دیا (گویا جہان انھیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کردیا (گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے اُن کا قافیہ تنگ ہُوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا)۔

اور خود یہ حالت کہ اشقیاء نہ علماء کو چھوڑیں نہ اولیاء کو نہ صحابہ کو نہ مصطفٰے (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو، نہ جناب کبریا (عزجلالہ) کو۔ سب پر حکمِ کفر لگائیں اور خود ہٹے کٹے مسلمانوں کے بچے بنے رہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین[2] (خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ت)

ہاں ہاں وہابیو! گنگوہیو! دیوبندیو! تھانویو! دہلویو! امرتسریو! بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کرکے منہ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لے کر فقہاء، محدثین، مفسرین، متکلمین، اکابر علماء، اکابر علماء سے لے کر اولیا، اولیاء سے لے کر ائمہ اطہار، ائمہ اطہار سے لے کر انبیاءِ عظام، انبیاءِ عظام سے لے کر سید الانبیا، سید الانبیا (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے لے کر واحد قہار تک تمھارے دھرم میں سب کافر ہیں۔ اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دو چار دس بیس عبارات تخصیص دکھانے، کروٹیں بدلنے، کہنے، مکرنے، اُڑے اُڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[2] " " ۱۱/ ۱۸

www.alahazratnetwork.org

یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہے، مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک دامنوں سے وابستہ ہے، احمد رضا کا سلسلۂ اعتقاد علماء، اولیاء، ائمہ، صحابہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العٰلمین ؎

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ

(اگرچہ ہم چھوٹے ہیں مگر نسبت بلند ہے۔ ت)

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا ہے: ؎

رومی سخن کفر نگفتست ونگوید، منکر مشوید ش کافر شود آنکس کہ بانکار برآمد مردود جہاں شد

(رومی نے کفر کی بات نہیں کہی ہے اور نہ کہے گا، اس کے منکر مت ہو۔ کافر وہ شخص ہوتا ہے جس نے انکار ظاہر کیا مردود جہاں ہوگیا۔ ت)

اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمہاری آگ کا لُو کا کہاں تک پہنچا جس نے علماء، اولیاء وائمہ وصحابہ وانبیاء ومصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) وحضرت کبریا (جل وعلا) سب پر معاذ اللہ وہی ملعون حکم لگادیا اور "کافر شود مردود جہاں شد" کا تمغہ لیا۔

پھر کیا تمہاری یہ آگ اللہ ورسول (جل وعلا وصلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو ضرر پہنچائے گی؟ حاشا للہ، بلکہ تمہیں کو جلائے گی، اور بے توبہ مرے تو ان شاء اللہ القہار ابدالآباد تک "ذق انک انت الاشرف الرشید" (اس کا مزہ چکھ بے شک تو اشرف رشید ہے۔ ت) کا مزہ چکھائے گی۔

پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ واولیاء ومحبوبانِ خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں، انھوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے، ابلیس کی وسعتِ علم مانی تمہارے کلیجے کا سُکھ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی، براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے، انھوں نے یہ تو کہا نہیں، لے کر چلے وسعتِ علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی، صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

یہاں تک تو تم پر آسانی تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی، کاذب تو کہہ دیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی، اور سب سے بڑھ کر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے جسے وہابیہ کے لئے سانپ کے منہ کی چھچھوندر کہئے تو بجا ہے، نہ اُگلتے بنتی ہے نہ نگلتے۔ وہ کہہ کر چل بسے کہ

www.alahazratnetwork.org

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ان کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہوتی ہے، وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں، وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اُس وقت خبر رکھتے ہیں۔" کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا نکھنڈ شرک بلکہ اوندھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوٰی حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ ولی اللّٰہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انھیں کافر نہیں کہتے تو غریب سُنّیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے، اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر دل کڑا کر کے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بیچاری کا کٹھم ناٹھ ہوگیا۔ ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انھیں کے گیت گائیں، انھیں کو امام ومقتدا و پیر و پیشوا و حکیم اُمت و صاحبِ وحی و عصمت مانیں۔ کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے، شاہ صاحب کے معتقد و مدّاح بنتے تھے۔ تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافرانِ کہن۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو، کوئی رُوپ بدلو وہ ہر پھر کر تمھارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے ؎

گریزاند نرود ور برود باز آید　　مگس کفر بود خالِ رخِ وہابی

(اگر بھگائے تو نہیں جاتی اور اگر جائے تو لوٹ آتی ہے کفر کی مکھی وہابی کے چہرے کا تِل ہے۔ ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون[1] ۝ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ اور درود نازل فرمائے اللہ تعالٰی ہمارے آقا و مولٰی محمد مصطفٰے پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ (ت)

فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ　　از بریلی ۱۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

رسالہ خالص الاعتقاد ختم ہوا

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳